Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم وَعَلٰی عَبْدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

شمارہ 17

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

26 ربیع الثانی 1429 ہجری، 17 شہادت 1388 ہش، 17 اپریل 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے، تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور۔ بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (آل عمران :56) مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

بدکاری، فسق وفجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجز خدا کے فضل سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے۔ مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔ اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصّہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

(الحکم جلد 6 نمبر 30 صفحہ 1 تا 3۔ پرچہ 24 اگست 1902ء۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 264۔ 265۔ جدید ایڈیشن)

117 واں جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۷ واں جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ اب مورخہ 25-26-27 مئی 2009ء بروز سوموار، منگل وار اور بدھ وار کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ (الحمدللہ)

احباب کرام سے اِس جوبلی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کرتے رہنے کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان	اداریہ	23/اپریل 2009

تحریک جدید اور وقف جدید

جماعتی ترقی کے دو عظیم سنگ میل

........(قسط نمبر ۱)........

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے لئے تحریک جدید اور وقف جدید کے لئے نئے ٹارگٹ عطا فرمائے ہیں۔ حضور نے تحریک جدید کے لئے سال ۰۸-۲۰۰۹ء میں وعدہ جات اور وصولیوں کا ٹارگٹ پچھتر لاکھ روپئے اور شاملین کی تعداد کو ایک لاکھ تک بڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے اسی طرح وقف جدید کے لئے ۰۸-۲۰۰۹ء کے وعدہ جات اور وصولیوں کا ٹارگٹ نوے لاکھ روپئے مرحمت فرماتے ہوئے اس مبارک تحریک میں شاملین کی تعداد کو ڈیڑھ لاکھ تک بڑھانے کا ٹارگٹ دیا ہے۔ گزشتہ سال تحریک جدید کا کل بجٹ پچاس لاکھ روپئے تھا جس کے مقابل پر بفضلہٖ تعالیٰ ساڑھے چھپن لاکھ روپئے وصولی ہوئی۔ اسی طرح گزشتہ سال وقف جدید کا کل بجٹ ۴۶۴۵۰۰۰ روپئے تھے جس کے مقابل پر بفضلہٖ تعالیٰ ۱۶ لاکھ روپئے سے زائد وصولی ہوئی۔ اور اب ان ہر دو تحریکات کے لئے حضور انور نے مذکورہ ٹارگٹ عنایت فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہمیں اُمید ہے کہ جس طرح جماعت احمدیہ کی گزشتہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ احباب جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہی امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُمیدوں سے بڑھ چڑھ کر اس کے قدموں میں پیش کیا ہے اسی طرح اس مرتبہ بھی یہ ٹارگٹ نہایت شان سے پورے ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

جماعت احمدیہ میں حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قائم فرمودہ یہ مبارک تحریکات، تحریک جدید اور وقف جدید دنیا کے دُور دراز ممالک میں پھیلے ہوئے شہروں اور دیہاتوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور خدمت اسلام کے عظیم کارناموں کو سرانجام دینے کے لئے دو بازوؤں کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جہاں تک تحریک جدید کا سوال ہے ۱۹۳۴ء میں قائم ہونے والی تحریک نے گزشتہ پچھتر سالوں میں قادیان سے نکل کر دنیا کے نوّے سے زائد ممالک میں شجر احمدیت کی شاخیں پھیلا دی ہیں جس کے صحت افزا شیریں ثمرات آج ایک طرف ایشیا کے ممالک میں حیات جاودانی کی بہاریں پھیلا رہے ہیں تو دوسری طرف مغرب کے ترقی یافتہ ممالک اور افریقہ کے صحراؤں اور دُور دراز جزیروں میں رہنے والوں کی روحانی زندگی کے سامان کررہے ہیں وہ آسمانی پانی جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں برسایا گیا۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے ڈیموں کے ذریعہ آج ایک طرف پوری دنیا کی سیرابی کے سامان کررہا ہے تو دوسری طرف ان کو روحانی توانائیوں سے فیضیاب کررہا ہے۔

اب ہم تحریک جدید کے متعلق سے کچھ تفصیل سے ذکر کرتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں وقف جدید کے متعلق کچھ تذکرہ کریں گے۔

۱۹۳۴ء میں مجلس احرار کی شدید مخالفت کے وقت سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور عالمگیر ترقی کے لئے افضال الٰہیہ کو جذب کرنے کیلئے اور غلبہ اسلام کے ایام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جماعت کے سامنے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک پیش فرمائی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے یہ تحریک جماعت کے سامنے اس وقت رکھی گئی جبکہ مخالفین احمدیت اپنی مذموم و ناکام کوششوں سے جماعت کو ہر طرح نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف تھے دوسری طرف جماعت نہایت کمزوری اور غربت کی حالت میں تھی اور جب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو جہاں ایک طرف اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے عظیم مالی قربانی کی تحریک فرمائی وہیں آپ نے جماعت کو یہ راستہ بھی دکھایا کہ غربت میں قربانیاں کس طرح کی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا قربانیاں تو ہم نے کرنی ہیں اور پیسہ بچا کر اور اپنی ضرورتوں کو کم کر کے قربانیاں کرنی ہیں۔ آپ نے ان دنوں اپنے متعدد خطبات کے ذریعہ جماعت کو سادہ زندگی گزارنے کی تحریک فرمائی کہ وہ اپنی طرز زندگی ایسی بنائیں کہ کم سے کم خرچ میں گزارہ ہو جائے اور اس طرح جتنی بھی رقم بچے وہ خدمت اسلام کے لئے چندہ کے طور پر دی جائے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت کے غرباء نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سادگی اختیار کی، کھانے میں سادگی، لباس میں سادگی، گھریلو سامانوں میں سادگی اور پھر رقم بچا کر حضور رضی اللہ عنہ کے مطالبہ سے بڑھ کر قربانی پیش کی۔

تحریک جدید کے لئے مالی قربانی کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت سے یہ بھی تحریک کی کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنی اولاد کو وقف کریں۔ ریٹائر حضرات بعد از ملازمت خود کو وقف کریں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر جماعت کے نوجوانوں نے اور ریٹائر حضرات نے لبیک کہا اور اس طرح جماعت کو خدمت کرنے والوں کی ایک فوج مل گئی جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ پچھتر سالوں سے نسلاً بعد نسل خدمت اسلام کے لئے خود کو وقف کرتی چلی آرہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ چنانچہ تحریک جدید کی مبارک تحریک کی بدولت آج قریباً پوری دنیا میں تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کا کام جاری ہے۔ جس میں ہزاروں والنٹئر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تحریک جدید کی مالی قربانی جو ۱۹۳۴ء میں ساڑھے ستائیں ہزار روپئے کے مطالبہ سے شروع ہوئی تھی اور جس مطالبہ کے جواب میں ہمارے بزرگوں نے پہلے سال ایک لاکھ تین ہزار روپئے اپنے امام کے قدموں میں پیش کر دیئے تھے۔ اب یہ قربانی بڑھ کر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے سال ۲۰۰۸ء میں جبکہ تحریک جدید کو پچھتر سال ہو گئے ہیں۔ پوری دنیا میں کم و بیش پینتیس کروڑ روپئے تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ جماعت کے لازمی چندہ جات، وقف جدید کا چندہ اور دیگر طوعی چندے اس کے علاوہ ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ سب ان بزرگ مخلصین کی قربانیوں کے نتیجہ میں ہے جو انہوں نے اس تحریک کے پہلے سال نہایت اخلاص سے پیش کی تھیں اور ان کے اخلاص کی قبولیت کی ایک ظاہری نشانی یہ ہے کہ ان کی اولادوں نے حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک پر ان سب السابقون الاوّلون کی قربانیوں کو زندہ رکھا ہے اور آج ان کے بیٹے اور پوتے اور پڑپوتے ان کی طرف سے ان کے کھاتوں کو زندہ کئے ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ کیا عجب خدا کی شان ہے کہ ان اوّلین مجاہدین کے کھاتوں کو ان کی اولادوں کے ذریعہ تا قیامت زندہ کر دیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک آج اس تحریک جدید کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جن عظیم الشان ترقیات سے نوازا ہے اس کی ایک جھلک پیش ہے:

☆......دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

☆...... ۶۵۳ نئی جماعتوں کا قیام ہوا اور ۱۲۸۴ نئے مقامات پر پہلی بار جماعت کا پودا لگا۔ اس طرح کل ۴۳۵۱ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔

☆......نومبائعین سے رابطوں کی مہم کے نتیجہ میں غانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو، سیرالیون، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے ۲۶۷۰۰۰ سے بھی زائد نومبائعین کے ساتھ ازسرنو رابطہ قائم کیا گیا۔

☆...... ۱۹۸۴ء کے بعد ۲۲ سالوں میں جماعت کو ۱۴۴۳۴ مساجد بنانے کی توفیق ملی یا بنی بنائی ملیں۔

☆......گزشتہ ۱۵ سالوں میں لکھوکھہا افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

☆...... ۶۴ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

☆......دنیا بھر میں دعوت الی اللہ کے ۱۸۶۹ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

☆...... ۵۵ ممالک میں ۶۵۰ سے زائد ہومیو پیتھک کلینک قائم ہیں۔

☆...... ۰۶-۲۰۰۷ء میں ۱۸۶ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ جماعت برطانیہ نے نئی جلسہ گاہ خریدی۔

☆...... ۴۷ زبانوں میں کتب اور فولڈر تیار کرائے گئے۔ رسالہ الوصیت کا گیارہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ تفسیر کبیر کی ۶ جلدوں کا عربی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

☆......دنیا میں لگنے والی ۲۷۳ نمائشوں اور ۲۸۶۱ بک اسٹالز کے ذریعہ ۱۲۷۱۰۰۰ افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

☆......رقیم پریس لندن کے تحت افریقہ کے ۶ ممالک میں پریس کام کررہے ہیں۔

☆......نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۳۴ ہسپتال کام کررہے ہیں۔ گیارہ ممالک میں ۴۹۴ سکول جاری ہیں۔

☆......مختلف ممالک میں ۱۳۹۸ ٹی وی پروگرام دکھائے گئے جو ۵۰۸ گھنٹوں پر مشتمل ہیں۔ ان ذرائع سے ۸ کروڑ افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

☆......احمدیہ ویب سائٹ پر ۱۷۰ کتابیں آگئی ہیں۔

☆......تحریک وقف نو میں ۳۳ ہزار ۱۹۰ بچے شامل ہو چکے ہیں۔

☆......سیرالیون میں پہلے سے قائم جماعتی ریڈیو اسٹیشن کے علاوہ بورکینا فاسو میں قائم ہونے والے دو نئے ریڈیو اسٹیشنز اور مختلف دوسرے ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ ۶ کروڑ سے بھی زائد افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

☆......۱۳۱ ہومیو ڈسپنسریوں سے ۱۲۴۷۳ مریضوں نے فائدہ اُٹھایا۔ طاہر ہومیو پیتھک انسٹی ٹیوٹ میں ۱۲۱۳۹۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

☆......ہیومینیٹی فرسٹ ۱۹ ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔

بالآخر ہم اس گفتگو کو حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل مبارک ارشاد پر ختم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو حضور اقدس کے مبارک ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے جان و مال اور وقت کی قربانی نہایت اہم ہے۔ آج بعض سختیوں اور

باقی صفح نمبر 7پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت قرآنی معیاروں اور خدا کی تائید سے ثابت ہے۔

جماعت احمدیہ پر طلوع ہونے والا ہر دن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ یقیناً سچے ہیں

قرآنی اصول ''لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا'' کی پُر معارف تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید و حفاظت کے خدائی نشانوں کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز– فرمودہ 30/جنوری 2009ء بمطابق 30/صلح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ– بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں جو مقام حاصل کیا تھا وہ ہر احمدی پر بڑا واضح اور عیاں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت کَافِیْ کے حوالہ سے ذکر کیا تھا کہ عشق و محبت کے اس اعلیٰ مقام کی وجہ سے جو آپؑ کو آنحضرت ﷺ سے تھا، آپ اللہ تعالیٰ کے انتہائی پیارے بن گئے اور آپ کے بے شمار الہامات جن میں عربی، اُردو وغیرہ کے الہامات شامل ہیں، اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض قرآنی آیات کے حصے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی بتایا تھا آپؑ کو الہاماً بتائے اور جماعت احمدیہ پر طلوع ہونے والا ہر دن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کے الہامات یقیناً سچے اور آپؑ کا دعویٰ یقیناً سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والا، خاص طور پر نبوت کا جھوٹ منسوب کرنے والا کبھی بچ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ اصول قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ الحاقہ کی آیات میں فرماتا ہے وَلَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنِ۔وَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ (الحاقة:45-48) یعنی اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم ضرور اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

پس یہ ایک اصولی معیار ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس معیار کو اپنی سچائی کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: '' صادق کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک اور نشان بھی قرار دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ اگر تُو مجھ پر تَقَوَّل کرے تو مَیں تیرا داہنا ہاتھ پکڑ لوں۔ اللہ تعالیٰ پر تَقَوَّل کرنے والا مفتری فلاح نہیں پا سکتا بلکہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اب پچیس سال کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کو مَیں شائع کر رہا ہوں۔ اگر افتراء تھا تو اس تقوّل کی پاداش میں ضروری نہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرتا؟ بجائے اس کے کہ وہ مجھے پکڑتا اس نے صدہا نشان میری تائید میں ظاہر کئے اور نصرت پر نصرت مجھے دی۔ کیا مفتریوں کے ساتھ یہی سلوک ہوا کرتا ہے؟ اور دجالوں کو ایسی ہی نصرت ملا کرتی ہے؟ کچھ تو سوچو۔ ایسی نظیر کوئی پیش کرو اور مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہرگز نہ ملے گی''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 456۔ الحکم جلد 7 مورخہ 21/فروری 1903ء صفحہ 8)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: '' پیغمبر صاحب کو تو یہ حکم کہ اگر تُو ایک افتراء مجھ پر باندھتا تو مَیں تیری رگ گردن کاٹ دیتا۔ جیسا کہ آیت وَلَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنِ سے ظاہر ہوتا ہے اور یہاں چوبیس سال سے روزانہ افتراء خدا تعالیٰ پر ہو اور خدا تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کو نہ برتے۔ بدی کرنے میں اور جھوٹ بولنے میں کبھی مداومت اور استقامت نہیں ہوتی۔ آخر کار انسان دروغ کو چھوڑ ہی دیتا ہے۔ لیکن کیا میری ہی فطرت ایسی ہو رہی ہے کہ مَیں چوبیس سال سے اس جھوٹ پر قائم ہوں اور برابر چل رہا ہوں اور خدا تعالیٰ بھی بالمقابل خاموش ہے اور بالمقابل ہمیشہ تائیدات پر تائیدات کر رہا ہے۔ پیشگوئی کرنا یا علم غیب سے حصہ پانا کسی ایک معمولی ولی کا بھی کام نہیں۔ یہ نعمت اس کو عطا ہوتی ہے جو حضرت احدیت مآب میں خاص عزت اور وجاہت رکھتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 456۔ الحکم جلد 8 مورخہ 10-17/جون 1904ء صفحہ 6)

پھر فرمایا: ''اگر کوئی شخص تَقَوَّلْ عَلَى اللّٰه کرے تو وہ ہلاک کر دیا جاوے گا۔ خبر نہیں کیوں اس میں آنحضرت ﷺ ہی کی خصوصیت رکھی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر تَقَوَّلْ عَلَى اللّٰه کرے تو ان کو تو گرفت کی جاوے اور اگر کوئی اور کرے تو اس کی پرواہ نہ کی جاوے۔ نعوذ باللہ اس طرح سے تو امان اٹھ جاتی ہے۔ صادق اور مفتری میں مابہ الامتیاز ہی نہیں رہتا''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 457۔ الحکم جلد 12۔ نمبر 18۔ مورخہ 10/مارچ 1908ء صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے والے بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ آیات تو صرف آنحضرت ﷺ کے لئے تھیں۔ کسی اور کے لئے نہیں تھیں۔ تو اس کی وضاحت فرمائی کہ کیا صرف اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو پکڑنا تھا؟ اور جو چاہے اللہ تعالیٰ کی طرف جو مرضی جھوٹ منسوب کرتا رہے اس کے لئے کوئی پکڑ نہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا معیار رکھا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا۔ جو معیار خود اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ پس اس معیار پر ہر سچے کو پرکھنا چاہئے۔ اسود عنسی یا مسیلمہ کذّاب کا انجام تاریخ اسلام میں محفوظ ہے۔ کیا پھر بھی مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر تلے بیٹھے رہیں گے؟ پس اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہنسی ٹھٹھا کرنے سے کم از کم وہ لوگ تو باز رہیں جو اس قرآن کریم پر ایمان لانے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن لوگوں سے جو نہ صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ کر کے بلکہ اس کلام پہ اپنا عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کر کے، اس کی باریکیوں کو سمجھنے کا دعویٰ کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے کلام کو نہ خود سمجھنا چاہتے ہیں نہ ہی عوام الناس کو سمجھنے دینا چاہتے ہیں، اس موقع پر بائبل کے حوالے سے بھی یہ ثابت کرتے ہوئے کہ جھوٹا نبی مارا جاتا ہے، یہ بائبل میں بھی ہے، فرماتے ہیں کہ:

''اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک

کیا جاتا ہے۔اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہ ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور 23 برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ مَیں خدا کا رسول ہوں۔اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں کیونکہ ہماری تمام بحث وحیٔ نبوت میں ہے۔جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کر کے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے''۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہئے کہ کون سا کلام الٰہی اس شخص نے پیش کیا ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو 23 برس تک کلام الٰہی اس پر نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے۔یعنی کل وہ کلام جو کلام الٰہی کے دعوے پر لوگوں کو سنایا گیا ہے پیش کرنا چاہئے جس سے پتہ لگ سکے کہ 23 برس تک متفرق وقتوں میں وہ کلام اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے یا ایک مجموعی کتاب کے طور پر قرآن شریف کی طرح اس دعویٰ سے شائع کیا گیا تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے۔ جب تک ایسا ثبوت نہ ہو۔ تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لَوْتَقَوَّلَ کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے بھی منکر ہیں''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 454۔ ضمیمہ اربعین نمبر 3-4 صفحہ 11-12)

پس مسلمانوں کو سوچنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ یہ معیار ہے۔ یہ پرکھ ہے جو ایک سچے اور جھوٹے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور دشمنوں کے حملوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کے آپؑ کے لئے کافی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے بڑی شان سے ایک جگہ آپؑ نے پہلے آنحضرت ﷺ کا اور پھر اس کے بعد ساتھ ہی اپنا ذکر کیا۔

آپ فرماتے ہیں:

''یاد رہے پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے۔جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ایک تو وہ موقع تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔

دوسرا وہ موقع تھا کہ جب کافر لوگ اس غار پر مع ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔

تیسرا وہ نازک موقع تھا جبکہ احد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔

چوتھا وہ موقع تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا (لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس سے محفوظ رکھا)۔

پانچواں وہ نہایت خطرناک موقع تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پُرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخرکار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا۔(چشمۂ معرفت ۔روحانی خزائن جلد23۔ صفحہ 263-264حاشیہ)

اس کے آگے وضاحت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپؑ سے بھی تائیدات کا سلوک فرماتا رہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرے میں پڑ گئی تھی۔اول وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلاک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔

دوسرے وہ موقع جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔(4) وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی لی گئی، اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا مَیں قاتل قرار دیا جاؤں۔مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔

(چشمۂ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23۔صفحہ263۔ حاشیہ د ر حاشیہ)

یہ دیکھیں کہ فرمایا کہ اپنے آقا و مطاع کی غلامی میں جو میرا مسیحیت، نبوت اور مہدویت کا دعویٰ ہے۔ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کئی لحاظ سے فرما رہا ہے اور یہ مشابہت کر کے بھی فرماتا ہے۔گو آقا کی شان بہت بلند ہے لیکن اس کی غلامی کے صدقے غلام صادق کے لئے ہے بھی اللہ تعالیٰ اپنے کافی ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔

اس کے علاوہ بعض اور واقعات بھی ہیں۔پچھلی دفعہ مَیں نے کہا تھا وقت نہیں ہے۔اس لئے پیش نہیں کئے تھے۔اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے آپ کے سامنے خلاصۃً رکھتا ہوں۔

یہی جو ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ کا ذکر ہوا ہے۔ یہ جماعت کی تاریخ میں بڑا مشہور رہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ مقدمہ کیا گیا تھا۔جس میں ہندو، عیسائی مسلمان سب آپؑ کے خلاف ایک ہو گئے تھے۔ اس کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی بریت فرمائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ استہزاء کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے یا جو آپؑ کے استہزاء کی خواہش رکھتے ہیں ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے اس مقدمے میں اس کی ایک مثال مَیں پیش کرتا ہوں ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاند کے ساتھ کیا سلوک فرمایا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ'' درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔دشمن کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ مَیں ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان! کیا تُو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے''۔

اسی مقدمہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے مخالف کی استہزاء اور سبکی کا سامان کیا جو آپؑ کی استہزاء چاہتا تھا۔آپؑ فرماتے ہیں کہ'' جب مَیں صاحب ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں گیا۔(اس مقدمے میں ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہوا) تو پہلے سے میرے لئے کرسی بچھائی گئی تھی۔جب مَیں حاضر ہوا تو صاحب ضلع نے بڑے لطف اور مہربانی سے اشارہ کیا کہ تا مَیں کرسی پر بیٹھ جاؤں۔تب محمد حسین بٹالوی اور کئی سو آدمی جو میری گرفتاری اور ذلت کے دیکھنے کے لئے آئے تھے ایک حیرت کی حالت میں رہ گئے کہ یہ دن تو اس شخص کی ذلت اور بے عزتی کا سمجھا گیا تھا مگر یہ تو بڑی شفقت اور مہربانی کے ساتھ کرسی پر بٹھایا گیا۔(فرماتے ہیں کہ) مَیں اس وقت خیال کرتا تھا کہ میرے مخالفوں کو یہ عذاب کچھ تھوڑا نہیں کہ وہ اپنی امیدوں کے مخالف عدالت میں میری عزت دیکھ رہے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ اس سے بھی زیادہ ان کو رسوا کرے۔سو ایسا اتفاق ہوا کہ سرگروہ مخالفوں کا محمد حسین بٹالوی جس نے آج تک میری جان اور آبرو پر حملے کئے ہیں، ڈاکٹر کلارک کی گواہی کے لئے آیا تا عدالت کو یقین دلائے کہ یہ شخص ضرور ایسا ہی ہے جس سے امید ہو سکتی ہے کہ کلارک کے قتل کے لئے عبدالحمید کو بھیجا ہو۔اور قبل اس کے کہ وہ شہادت دینے کے لئے عدالت کے سامنے آوے ڈاکٹر کلارک نے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر اس کے لئے بہت سفارش کی کہ یہ غیر مقلد مولویوں میں ایک نامی شخص ہے اس کو کرسی ملنی چاہئے مگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس سفارش کو منظور نہ کیا۔غالباً محمد حسین کو اس امر کی خبر نہ تھی کہ اس کی کرسی کے لئے پہلے تذکرہ ہو چکا ہے اور کرسی کی درخواست نامنظور ہو چکی ہے اس لئے جب وہ گواہی کے لئے اندر بلایا گیا تو جیسا کہ خشک مُلّا جاہ طلب اور خود نما ہوتے ہیں۔آتے ہی بڑی شوخی سے اس نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے کرسی طلب کی۔صاحب موصوف نے فرمایا کہ تجھے عدالت میں کرسی نہیں ملتی اس لئے ہم کرسی نہیں دے سکتے۔ پھر اس نے دوبارہ کرسی کی لالچ میں بے خود ہو کر عرض کہ مجھے کرسی ملتی ہے اور میرے باپ رحیم بخش کو بھی کرسی ملتی تھی۔صاحب بہادر نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے۔نہ تجھے کرسی ملتی ہے، نہ تیرے باپ رحیم بخش کو ملتی تھی۔ ہمارے پاس تمہاری کرسی کے لئے کوئی تحریر نہیں۔تب محمد حسین نے کہا کہ میرے پاس چٹھیات ہیں۔لاٹ صاحب مجھے کرسی دیتے ہیں۔ یہ جھوٹی بات سن کر صاحب بہادر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ'' بک بک مت کر پیچھے ہٹ اور سیدھا کھڑا ہو جا''۔اُس وقت مجھے بھی محمد حسین پر رحم آیا۔ کیونکہ اس کی موت کی سی حالت ہو گئی تھی۔اگر بدن کاٹو تو شاید ایک قطرہ لہو کا نہ ہو اور وہ ذلّت پہنچی کہ مجھے تمام عمر میں اس کی نظیر یاد نہیں۔ پس بیچارہ غریب اور خاموش اور ترسان اور لرزان ہو کر پیچھے ہٹ گیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا اور پہلے میز کی طرف جھکا ہوا تھا۔تب فی الفور مجھے خدا تعالیٰ کا یہ الہام یاد آیا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنی مَیں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے۔یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔مبارک وہ جو ان پر غور کرتے ہیں۔

(كتاب البريه۔روحانی خزائن جلد 13۔ صفحه 29-30)

اسی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور الہام بھی ہے۔ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ اس کا بھی خوب نظارہ یہاں نظر آتا ہے۔وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کی خواہش رکھتا تھا۔وہ جو اس مقدمے کے فیصلے کے بعد آپؑ کی سُبکی دیکھنا چاہتا تھا اور استہزاء کا موقع تلاش کرنا چاہتا تھا، وہ خود اس بات کا نشانہ بن گیا۔تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی تائیدات۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک واقعہ ہے جب آپؑ نے براہین احمدیہ شائع کی، اس وقت مختلف لوگوں کو اس کی اعانت کے لئے خطوط لکھے تو نواب صدیق حسن خان صاحب جو بڑے عالم تھے اُن کو بھی لکھا۔ بھوپال کے رہنے والے تھے اور انہوں نے دین کا علم علماء یمن اور ہندوستان سے حاصل کیا ہوا تھا۔ پھر ریاست بھوپال کی ملازمت اختیار کر لی اور ترقی کرتے کرتے وزارت اور نیابت تک فائز ہو گئے۔ پھر ان کا نکاح اور شادی والئ ریاست نواب شاہجہاں بیگم سے ہوگئی۔ پھر پوری ریاست کی باگ ڈور اور حکومت ان کے ہاتھ میں آ گئی۔ حکومت برطانیہ نے اس زمانہ میں انہیں نواب والا جاہ اور امیر الملک اور معتمد المہام کے خطابات سے نوازا تھا۔ یہ اہلحدیث فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان خطابات اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے باوجود اسلام کی تحریری خدمات سرانجام دیتے تھے۔ بہرحال ان میں کچھ نہ کچھ دین تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی انہیں بہت نیک اور متقی سمجھتے تھے۔ تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ اس کا حصہ اوّل آیا تو آپؑ نے مختلف لوگوں کو اس کی اعانت کے لئے لکھا تھا کہ کتابیں خریدیں تا کہ دوبارہ چھپ سکیں تو ان کو بھی لکھا۔ پہلے تو انہوں نے اخلاقاً لکھ دیا کہ ٹھیک ہے ہم کچھ کتابیں خرید لیں گے لیکن خاموش ہو گئے۔ پھر جب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں یاد دہانی کروائی تو انہوں نے جواب دیا کہ دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا ان میں مدد دینا خلاف منشاء گورنمنٹ انگریزی ہے۔ اس لئے اس ریاست سے خرید وغیرہ کی کچھ امید نہ رکھیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک الزام لگاتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور خود ان کے علماء اور بڑے مشہور عالم انگریزوں کی خوشنودی کی خاطر کتاب خرید نہیں رہے، جو اسلام کے دفاع کے لئے لکھی گئی تھی۔ بہرحال حافظ حامد علی صاحب کہتے ہیں کہ جب ان کو پیکٹ بھجوایا گیا تو نہ صرف انہوں نے کتاب خریدی نہیں بلکہ وہ پیکٹ واپس کر دیا اور واپس بھی اس طرح کیا کہ جب انہوں نے وصول کیا تو اس کتاب کو پھاڑا اور وہی پیکٹ واپس کروا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کتاب کی یہ حالت دیکھی تو آپؑ کا چہرہ غصّہ سے متغیر ہو گیا اور سرخ ہو گیا۔ یکا یک آپ کی زبان پر یہ جاری ہوا کہ ”اچھا تم اپنی گورنمنٹ کو خوش کر لو“ اور یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی عزت چاک کر دے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ سو ہم بھی نواب صاحب کو امید گاہ نہیں بناتے بلکہ امید گاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے۔ خدا کرے کہ گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی ہو۔ (ماخوذ از حیات طیبہ صفحہ 51)

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میر عباس علی صاحب کے نام ایک خط لکھا۔ اس میں بھی آپؑ لکھتے ہیں کہ ”ابتداء میں جب یہ کتاب (براہین احمدیہ) چھپنی شروع ہوئی تو اسلامی ریاستوں میں توجہ اور امداد کے لئے لکھا گیا تھا بلکہ کتابیں بھی ساتھ بھیجی گئی تھیں۔ سو اس میں سے صرف نواب ابراہیم علی خان صاحب نواب مالیر کوٹلہ اور محمود خان صاحب رئیس چھتاری اور مدار المہام جوناگڑھ نے کچھ مدد کی تھی۔ دوسروں نے اوّل توجہ ہی نہیں کی اور اگر کسی نے کچھ وعدہ بھی کیا تو اس کا ایفاء نہیں کیا۔ بلکہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھوپال سے ایک نہایت مخالفانہ خط لکھا۔ آپ ان ریاستوں سے ناامید رہیں اور اس کام کی امداد کے لئے مولیٰ کریم کو کافی سمجھیں۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“۔

تو اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کو کس طرح قبول فرمایا کہ کچھ ہی عرصے کے بعد اس نواب صاحب کی جو انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے تھے عزت چاک ہوئی۔ اُسی گورنمنٹ نے نواب صاحب پر مختلف الزامات لگا دئے اور ایک تحقیقاتی کمیشن ان پر بٹھایا جس نے یہ نتیجہ نکالا کہ انہوں نے گورنمنٹ انگریزی کے خلاف بغاوت کی ترغیب دی ہے اور دوسرے بہت سارے الزامات تھے اور پھر ان سے جتنے خطابات تھے وہ سب چھین لئے گئے۔ یہاں تک کہ مسلمان جو ان کو بڑا عالم سمجھتے تھے اور ان کی بڑی عزت افزائی کیا کرتے تھے انہوں نے بھی انگریزی حکومت کو کہا کہ ان کے ساتھ ایسا سلوک ہونا چاہئے یا کیا جائے۔ تو یہ ان کی عزت کا حال تھا۔ پھر آخر میں جب بہت مجبور ہو گئے تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مختلف ذریعوں سے سفارشیں ہوئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کی تو آپؑ کو پھر الہام ہوا۔ ”سرکوبی سے اس کی عزت بچائی گئی“۔ بلکہ لیکھرام نے طنزیہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لکھا تھا کہ آپ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا ہے اور آپ کے ساتھ ہے اور یہ نواب صدیق حسن خان صاحب مسلمان ہیں جو آج کل بڑی بُری حالت میں ہیں اور ان کی بڑی بے عزتی ہو رہی ہے۔ اگر آپ کی دعائیں اتنی قبول ہوتی ہیں تو ان کے لئے کیوں دعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بچا لے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اس کا تو ایک اور معاملہ ہے لیکن پھر آپؑ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ سے ہی عزت بحال کروائی۔

پھر ایک منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ تھے، یہ شروع میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت زیادہ عقیدتمندوں میں سے تھے اور یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبانے کو بھی اپنی عزت سمجھتے تھے۔ لیکن پھر بعد میں یہ مخالف ہو گئے اور نہایت نازیبا الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف استعمال کرنے شروع کئے۔ پھر یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب کے الہامات محض جھوٹ ہیں اور منشی صاحب خود اپنے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں اس لئے شائع نہیں کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے خلاف حکومت میں کوئی مقدمہ نہ کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر ان کو یقین دلایا کہ آپ فکر نہ کریں۔ آپ میرے بارے میں جو بھی الہامات شائع کرنا چاہتے ہیں شائع کریں۔ جو بھی کہنا چاہتے ہیں کہیں۔ مَیں قطعاً آپ کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں کروں گا اور فرمایا کہ ”چونکہ مجھے آسمانی فیصلہ مطلوب ہے یعنی یہ مدعا ہے کہ تا لوگ ایسے شخص کو شناخت کر کے جس کا وجود حقیقت میں ان کے لئے مفید ہے، راہ راست پر مقیم ہو جائیں اور تا لوگ ایسے شخص کو شناخت کر لیں جو درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے امام ہے اور ابھی تک یہ کس کو معلوم ہے کہ وہ کون ہے۔ صرف خدا کو معلوم ہے یا ان کو جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بصیرت دی گئی ہے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ (یعنی یہ کہ بابو صاحب اپنے وہ تمام الہامات جو میری تکذیب سے متعلق ہیں شائع کر دیں)۔ پس اگر منشی صاحب کے الہامات درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو وہ الہام جو ان کو میری نسبت ہوئے ہیں اپنی سچائی کا کوئی کرشمہ ظاہر کریں گے۔ (یعنی ضرور ان کے بعد میرے پر کوئی تباہی اور ہلاکت آئے گی) اور اس طرح پر یہ خلقت جو واجب الرحم ہے وہ مُسرف کذّاب سے نجات پا لے گی“۔ (یعنی جبکہ بابو صاحب مجھ کو کذّاب خیال کرتے ہیں کہ گویا مَیں نے دعویٰ مسیح موعود کر کے خدا پر افتراء کیا ہے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا) اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی ایسا امر ہے جو اس بدظنی کے خلاف ہے تو وہ امر روشن ہو جائے گا (یعنی خدا تعالیٰ کے علم میں درحقیقت مَیں مسیح موعود ہوں تو خدا تعالیٰ میرے لئے گواہی دے گا) اور مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ نعوذ باللہ میری طرف سے نہ کوئی آپ پر نالش ہو گی اور نہ کسی قسم کا بے جا حملہ آپ کی وجاہت اور شان پر ہو گا۔ صرف خدا تعالیٰ سے عقدہ کشائی چاہوں گا (یعنی یہ چاہوں گا کہ اگر مَیں مفتری نہیں ہوں اور میرے پر یہ جھوٹا اور ظالمانہ حملہ ہے تو میری بریت اور بابو صاحب کی تکذیب کے لئے خدا آپ کوئی امر نازل کرے) کیونکہ بریت کی خواہش کرنا سنت انبیاء ہے، جیسا کہ حضرت یوسفؑ نے خواہش کی تھی“۔ اس پہ منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ نے ایک کتاب 400 صفحات کی لکھی اور اس میں اپنے الہامات درج کئے۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے کہ ”تیرے لئے سلام ہے تم غالب ہو جاؤ گے اور اس پر (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر) غضب نازل ہو گا اور وہ ضرور ہلاک ہو جاوے گا“۔

پھر یہ ہے کہ ”جیسا کہ ہزاروں مخالفین چاہتے ہیں اسی کے موافق مرزا صاحب ہلاک ہو جائیں گے“۔

پھر لکھتے ہیں ”طاعون نازل ہو گی اور وہ مع اپنی جماعت کے طاعون میں مبتلا ہو جائے گا اور خدا ان ظالموں پر ہلاکت نازل کرے گا“۔

پھر لکھتے ہیں کہ ”جو خدمت مجھ کو سپرد ہوئی ہے جب تک پوری نہ ہو تب تک مَیں ہرگز نہ مروں گا“۔

تو یہ تھے ان کے الہامات۔ بہرحال یہ کتاب ’عصائے موسیٰ‘ جو انہوں نے لکھی تھی یہ ایک چیلنج تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہامات درج کر کے بھجوایا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ کوئی بھی الہام جو انہوں نے کسوٹی مقرر کی تھی اس پر بھی پورا نہ اترا اور وہ خود اپنے ایک دوست کے جنازے میں شریک ہوئے۔ وہیں سے ان کو طاعون کی بیماری لگی۔ وہ دوست طاعون سے مرا تھا اور 1907ء میں ان کی وفات ہو گئی۔ اور پھر اخباروں نے یہ لکھا کہ افسوس مصنّف عصائے موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے اور طاعون کے گیارہ سال تک حملے ہوتے رہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت اور آپؑ کے گھر والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت، حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور کروڑوں میں پھیلی ہوئی ہے، اور ان کو پوچھنے والا کوئی بھی نہیں۔

پھر آپؑ کے رشتہ دار، مرزا امام دین اور مرزا نظام دین صاحب وغیرہ جو چچازاد تھے وہ بھی آپؑ کی دشمنی میں، اسلام کی دشمنی میں ہندوؤں کے ساتھ مل گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بڑی دریدہ دہنی کرتے تھے بلکہ لیکھرام کو بھی بلا کر انہوں نے دو مہینے تک رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تنگ کرنے کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ملنے کے لئے جماعت کے جو احباب آتے تھے ان کو روکنے کے لئے انہوں نے راستہ بند کر دیا۔ ایک دیوار وہاں بنا دی جس سے مسجد کا راستہ بھی رک گیا۔ آنے والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن بہرحال کسی طرح نہ مانتے تھے تو یہ ایک واحد مقدمہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کسی مخالف پر کیا۔ وہ بھی اس لئے کہ جماعت کے افراد کو تکلیف نہ ہو اور اس کے لئے آپؑ نے دعا بھی بہت کی تو اللہ

تعالیٰ نے عربی میں آپؑ کو اس کی خبر بھی دی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’ چکی پھرے گی اور قضاء وقدر نازل ہوگی۔ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کو رد کر سکے کہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے۔ اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا ربّ اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمے میں کھلی کھلی فتح ہوگی۔ مگر اس فیصلے میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے‘‘۔

آخر کار باوجود اس کے کہ بظاہر وکلاء بھی شروع میں کیس جیتنے کی امید چھوڑ بیٹھے تھے آخر میں ایک ایسا کاغذ ریکارڈ سے مل گیا جس کے بعد اس مقدمہ کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہو گیا اور دیوار گرا دی گئی۔ بلکہ جج نے اجازت بھی دی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر چاہیں تو ان پہ مقدمہ کریں اور ہرجانے کا دعویٰ کریں۔ کیس کا سارا خرچہ ان سے لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ نہیں کیا لیکن آپؑ کے وکیل نے وہ مقدمہ کر دیا اور جس دن عدالت کا نوٹس آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دن قادیان سے باہر تھے۔ جب نوٹس پہنچا تو مرزا امام دین تو فوت ہو چکے تھے، مرزا نظام دین کے پاس آیا اور اس وقت ان کی حالت بری ہو چکی تھی بالکل جیسا کہ الہام میں تھا۔ ان کا سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔ جو نوٹس آیا 143 روپے یا کچھ اس طرح کی رقم تھی وہ ادا کرنے کی ان کی ہمت نہیں تھی۔ اس پہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کی کہ کچھ تو خیال رکھیں۔ آخر ہم آپ کے رشتہ دار ہیں۔ آپؑ نے فرمایا مَیں نے تو مقدمہ نہیں کیا اور وکیل کو بھی کہہ دیا کہ کوئی ضرورت نہیں اور لکھ کے دے دیا کہ یہ لوگ گو کہ اپنے زعم میں مجھے بے عزت کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اب جبکہ مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے تو جو مقصد تھا ہمارا وہ ہمیں حاصل ہو گیا ہے۔ ہمیں جگہ مل گئی۔ اس لئے اب کسی قسم کا کوئی انتقام ان لوگوں سے نہیں لینا۔ یہ آپؑ کا اس کے مقابلہ پہ کردار تھا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ’’ افسوس کہ میرے مخالفوں کو باوجود اس قدر متواتر نامرادیوں کے میری نسبت کسی وقت محسوس نہ ہوا کہ اس شخص کے ساتھ درپردہ ایک ہاتھ ہے جو ان کے ہر ایک حملے سے اس کو بچاتا ہے۔ اگر بدقسمتی نہ ہوتی تو ان کے لئے یہ ایک معجزہ تھا کہ ان کے ہر ایک حملے کے وقت خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا اور نہ صرف بچایا بلکہ پہلے سے خبر بھی دے دی کہ وہ بچائے گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22۔ صفحہ 125)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’ یہ عجیب بات ہے۔ کیا کوئی اس بھید کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے خیال میں کاذب اور مفتری اور دجّال تو مَیں ٹھہرا مگر مباہلے کے وقت میں یہی لوگ مرتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ خدا سے بھی کوئی غلط فہمی ہو جاتی ہے۔؟ ایسے نیک لوگوں پر کیوں یہ قہر الٰہی نازل ہے جو موت بھی ہوتی ہے پھر ذلت اور رسوائی بھی‘‘۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22۔ صفحہ 238)

آپؑ نے فرمایا کہ ’’ ہر چند مولویوں کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو۔ یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے اور قریباً 200 مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دیئے بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے ......۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر تکلیف اٹھاتے بلکہ میرے مارنے کے لئے خدا ہی کافی تھا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22۔ صفحہ 262-263)

آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر، کفایت پر اس قدر یقین تھا جو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ہوتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو بھی اس انتہا تک ہو سکتا ہے کہ کہیں بھی آپ کو شائبہ تک بھی نہیں۔ ذہن میں خیال تک نہیں آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ میری فلاں معاملے میں مدد نہیں کرے گا۔ ہاں دعا ضروری ہے۔ دعا کی طرف توجہ ہوتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’ ایک عرب کی طرف سے ایک خط آیا کہ ’’ اگر آپ ایک ہزار روپے مجھے بھیج کر اپنا وکیل یہاں مقرر کر دیویں تو مَیں آپ کے مشن کی اشاعت کروں گا‘‘۔ (کہ مجھے پیسے بھیجیں اپنا نمائندہ یہاں مقرر کر دیں مشن کی اشاعت کروں گا)۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھ دو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں۔ ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ 22 سال سے اشاعت کر رہا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 46 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’ بعض ہمارے معزز دوستوں نے جو دین کی محبت میں مثل عاشق زار پائے جاتے ہیں۔ بمقتضائے بشریت کے ہم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جس صورت میں لوگوں کا یہ حال ہے تو اتنی بڑی کتاب تالیف کرنا کہ جس کی چھپوائی پر ہزارہا روپیہ خرچ آتا ہے بے موقع تھا۔ سو ان کی خدمتِ والا میں یہ عرض ہے کہ اگر ہم ان صدہا دقائق اور حقائق کو نہ لکھتے کہ جو درحقیقت کتاب کے حجم بڑھ جانے کا موجب ہیں تو پھر خود کتاب کی تالیف ہی غیر مفید ہوتی۔ رہا یہ کہ اس قدر روپیہ کیوں کر میسر آوے گا۔ سو اس سے تو ہمارے دوست ہم کو مت ڈراویں اور یقین کر کے سمجھیں جو ہم کو اپنے خدائے قادر مطلق اور مولیٰ کریم پر اس سے زیادہ تر بھروسہ ہے کہ جو ممسک اور خسیس لوگوں کو اپنی دولت کے ان صندوقوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جن کی تالی ہر وقت ان کی جیب میں رہتی ہے سو وہی قادر توانا اپنے دین اور اپنی وحدانیت اور اپنے بندے کی حمایت کے لئے آپ مدد کرے گا۔ اَلَمْ تعلم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ (البقرۃ:107)۔

(براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد نمبر1 صفحہ 70)

یہ چند ایک واقعات مَیں نے پیش کئے ہیں` آپؑ کی زندگی کے بے شمار واقعات ہیں جو ہمیں جماعت کی تاریخ میں آپؑ کی سیرت میں ملتے ہیں۔ پھر آپؑ کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے جب بھی آپ کی جماعت کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا جماعت کی مدد فرمائی۔ اس کے بدنتائج سے جماعت کو محفوظ رکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ سلسلہ قائم فرمایا تھا یہ دنیا کے ہر ملک میں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ بعض ملکوں میں حکومتوں کی پابندیوں کے اور مخالفت کے باوجود آپؑ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ باوجود کمیٔ وسائل کے، جس کا آج کے دور میں دنیا دار جب دیکھتا ہے تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان وسائل سے کس طرح ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک تو سب سے پہلے انسان کے لئے بے انتہا وسائل چاہئیں۔ اگر جماعت کا بجٹ دیکھیں تو ہماری جماعت کا ساری دنیا کا جو کُل بجٹ ہے بھی وہ دنیا کے بعض دولت مند افراد کی جو سال کی آمد ہے شاید اس سے بھی کم ہی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان وسائل میں جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائے ہیں اتنی برکت عطا فرمائی ہے، اس قدر بڑھا دیا ہے کہ وہ دنیا کو بہت نظر آتے ہیں۔ جب بھی کسی دنیا دار سے بات کرو تو ان کا یہی تصور ہوتا ہے کہ جماعت شاید مالی لحاظ سے بہت مستحکم ہے اور بے انتہا جائیدادیں اور روپیہ اس کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہے۔ کیونکہ صحیح رقم صحیح جگہ پر خرچ ہوتی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ گزشتہ دورے میں مَیں بینن کے صدر صاحب سے ملا۔ آج کل ان کو انویسٹمنٹ کا بڑا شوق ہے کہ میرے ملک میں انویسٹمنٹ کی جائے تو اس لحاظ سے وہ بھی شاید دنیا داری کی نظر سے ملے تھے۔ پہلا سوال انہوں نے مجھے یہی کیا کہ کتنے ملین ڈالرز کی جماعت یہاں انویسٹمنٹ کرنے والی ہے۔ تو یہ تو ان لوگوں کے تصور ہیں۔

اصل میں تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو ہمارے ساتھ ہے اور ہر کام اور ہر کوشش میں وہ ہی ہماری ہمیشہ کفایت کرتا ہے اور یہ اس زندہ خدا اور اسلام کے زندہ خدا کا نشان ہے جو ہر وقت ظاہر ہوتا ہے اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس کو محسوس کرتا ہے بلکہ پوری دنیا بھی اس کو محسوس کرتی ہے۔ یہ زمین و آسمان کا وہ مالک خدا ہے جو اپنے بندوں کو جب دنیا میں دین کی اشاعت کے لئے بھیجتا ہے تو انہیں ہر قسم کی تسلی دلاتا ہے، ہر معاملے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ کہیں بھی مشکل آئے تو مَیں تمہاری مشکلات کو دور کرنے والا ہوں۔ مَیں تمہارے لئے کافی ہوں۔ ان کے دشمن جو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا استہزا کرنا چاہتے ہیں یا استہزاء کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے بارہ میں ان پیاروں کو یہ تسلی دلاتا ہے کہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ ۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی اعلان فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ ۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا (النساء:46) اور اللہ تمہارے دشمنوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے بھی کافی ہے اور اللہ ہی کافی ہے بطور مددگار کے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کی، زندہ خدا کی قدرتیں اور مدد اور تائیدات اور نشانات ہیں جو ہر لمحے اور ہر قدم پر ہمیں نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حقیقت میں اس کا حق ادا کرنے والے رہیں تاکہ ہمیشہ ہمیں یہ تائیدات نظر آتی رہیں۔

یہاں مَیں ایک اور بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں گزشتہ خطبہ میں بہاء اللہ کا ذکر ہوا تھا۔ مَیں نے یہ کہا تھا کہ ایک نبوت کا دعویدار اٹھا۔ اصل میں تو یہ کہنا چاہئے تھا کہ ایک دعویدار اٹھا اگر اس کا نبوت کا دعویٰ مانا جائے

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

تب بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ نہیں تھیں ۔ یہ کہنا کہ بہائی لٹریچر میں یا بہائیوں میں یہ تصور نہیں ہے کہ وہ نبی تھا تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس کی اولاد میں سے ہی بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی تھا یا قطب تھا یا ولی اللہ تھا اور خدائی کا دعویٰ اس نے نہیں کیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہاء اللہ کی اپنی جو شریعت ہے جو شائع نہیں کی گئی، چھپی ہوئی ہے۔اس میں اس کے اپنے خدائی کے دعویٰ کی باتیں نظر آتی ہیں۔اصل میں اس کا نبوت کا دعویٰ بے شک نہیں تھا لیکن کیونکہ ذکر یہ ہو رہا تھا کہ اگر نبوت کا دعویٰ بھی مان لیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ نے وہ تائیدات نہیں دکھائیں کیونکہ آج کل بعض جگہوں پہ احمدیوں کو بھی بہائیوں کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں لوگ جھوٹے ہیں۔تو اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں لیکن دوسری طرف بہائیوں کے ساتھ کوئی تائیدات نظر نہیں آتیں۔اور پھر یہ جو اس کا اصل لٹریچر ہے (اگر دھوکہ نہ دیا جائے تو) اس میں جو اس نے کتاب لکھی۔اپنی شریعت جو 'اقدس' کے نام سے بنائی اس میں تو اس نے اپنے آپ کو الوہیت کا یا خدائی کا دعویدار ہی بنایا۔اس لئے نبوت کی بات تو نہیں ہے لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں اور خود اس کے بعض ماننے والے بھی کہ نبی تھا تو تب بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہمیں نظر نہیں آ رہیں۔لیکن مَیں اس کے بارہ میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کیونکہ بعض لاعلم لوگ ان کے گھیرے میں آ جاتے ہیں۔افریقہ میں بھی، پاکستان میں بھی بعض لوگ ہیں۔بعض احمدیوں پر بھی بعض اوقات اثر پڑ جاتا ہے تو ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ بہاء اللہ کا اپنا دعویٰ خدائی کا دعویٰ تھا نہ کہ نبوت کا۔اس کا جو لٹریچر سامنے آیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے اور جو اس کا خاص بیٹا تھا جس کو اس نے اپنا قائم مقام مقرر کیا۔وہ بھی اس کو خدائی کا دعویدار ہی سمجھتا تھا (خواہ دوسرے بیٹے نہیں بھی سمجھتے ہوں)۔بہرحال ان لوگوں کا ایک طریق کار ہے۔ایسے لوگوں کو جو لاعلم ہیں یا زیادہ صلح پسند قسم کے ہیں آہستہ آہستہ اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں اور بے شک پہلے خدائی کا دعویٰ نہیں بتاتے لیکن پھر آہستہ آہستہ جب پکے ہو جاتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے اوپر وہی شریعت لاگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو بہاء اللہ نے اپنے خدا ہونے کے لحاظ سے اپنے اوپر اتاری یعنی انسان بھی ہے اور خدا بھی ہے۔شریعت اتارنے والا بھی وہی ہے اور شریعت وصول کرنے والا بھی خود ہی ہے۔کیونکہ ان کے بعض لوگ ایسے ہیں بلکہ ان کے بیٹے کا بھی حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے جو فلسطین میں رہے اس کا ذکر کیا ہے کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ ان کا ایک بیٹا وہاں پانچ نمازیں پڑھنے مسجد میں آ جایا کرتا تھا جبکہ ان کے نزدیک باجماعت نماز پڑھنا فرض نہیں ہے۔بلکہ پانچ نمازوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔دو یا تین نمازیں ہیں۔

پھر عیسائیوں کی ہمدردی کے لئے جس طرح عیسائی یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ خدا کا ظہور تھے اور اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کے بیٹے تھے اسی طرح انہوں نے کہا کہ بہاء اللہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اور خود مجسم شکل میں اللہ تعالیٰ آ گیا ہے۔

پھر ان کی ایک تعلیم یہ بھی ہے۔ان کے اپنے الفاظ میں، ان کی حالت خدا ہونے کی حالت دیکھ لیں، ساتھ خدا ہونے کا دعویٰ بھی ہے۔بہاء اللہ کیا لکھتے ہیں، کیا کہتے ہیں کہ مَیں قید خانے میں ہوں، بڑا لمبا عرصہ جیل میں رہے ہیں، مَیں مالک الاسماء ہوں، میرے بغیر کوئی خدا نہیں۔یہ قید خانے میں بیٹھا خدا اور جو مالک الاسماء بھی ہے۔پھر آگے لکھتے ہیں کہ سوائے میرے جو تنہا قیدی ہوں کوئی خدا نہیں۔پھر لکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی میں مدد کرتا رہوں گا۔وہ خدا جو قید خانے میں بھی ہے جس میں کوئی طاقت بھی نہیں ہے۔مر بھی جائے گا اور مدد کرتا رہے گا۔ایسا خدا ہے جو اپنے آپ کو بھی قید سے نہیں چھڑا سکا اور اپنے آپ کو موت سے بچا نہیں سکا اس نے دوسروں کی رہائی کے کیا سامان پیدا کرنے ہیں۔کسی کے لئے کیا کافی ہونا ہے اور کیا مدد کرنی ہے؟۔

پھر عبدالبہاء، جو ان کے خاص جانشین تھے وہ بہائیوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں، بڑا گول مول سا جواب ہے۔ہو سکتا ہے کوئی مسیحی بہائی ہو یا یہودی بہائی ہو یا فری مسین بہائی ہو یا مسلمان بہائی ہو۔یعنی ہر مذہب میں جا کے بہائی بنا جا سکتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں نفوذ اس طرح کرو کہ آہستہ آہستہ پہلے ان کی تعلیم کے مطابق، ہر مذہب کی اپنی تعلیم کے مطابق ان کو بہاء اللہ کے قریب لانے کے لئے قائل کرو۔ جب وہ پکے ہو جائیں تو پھر اس کی الوہیت اور خدا ہونے کا دعویٰ ان تک پہنچاؤ۔پھر یہ بھی دیکھیں۔عجیب خدائی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب انبیاء کو بھیجتا ہے تو یہ فرماتا ہے کہ یہ میرا پیغام ہے دنیا کو پہنچا دو۔جس قوم کے لئے بھیجا گیا ہے اس قوم کو پہنچا دو۔آنحضرت ﷺ کو بھیجا تو فرمایا کہ تمام دنیا تک یہ پیغام پہنچا دو۔آپ کے نائب، عاشق صادق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تو فرمایا کہ تمام دنیا تک میرا پیغام پہنچا دو۔لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ پیغام نہیں پہنچانا چاہئے۔بہائیوں نے خود یہ لکھا ہے کہ بہاء اللہ نے ان ممالک میں تبلیغ کرنا حرام قرار دیا ہے۔کچھ مدت بکلّی خاموشی اختیار کریں۔اگر کوئی سوال کرے تو کامل بے خبری کا اظہار کریں۔فلسطین وغیرہ میں یہ لوگ بڑی خاموشی سے کام کرتے ہیں۔پھر ہر مزاج کے آدمی کے لحاظ سے ان کی تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مسیحی بہائی ہے، یہودی بہائی ہے، مسلمان بہائی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لکھا کہ ایک انگریز عورت جو بہائی ہو گئی تھی اپنی ایرانی دوست کے ساتھ آئی تو مَیں نے اس سے پوچھا کہ قرآن کریم تو کامل شریعت لے کر آیا ہے۔کون سی نئی بات ہے جو تمہیں بہاء اللہ نے بتائی ہے۔اس نے کہا کہ شریعت تو کامل نہیں ہے کیونکہ یہ تو فطرت کے خلاف ہے کہ مرد چار شادیاں کرے۔مغرب میں چار شادیوں پر بڑا اعتراض ہوتا ہے نا۔تو بہاء اللہ نے کہا ہے کہ ایک شادی کرو۔تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس سے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن بہاء اللہ نے خود تو دو شادیاں کی ہوئی تھیں۔بعض کہتے ہیں تین شادیاں کی تھیں۔تو اس نے کہا کہ نہیں وہ تو دعویٰ سے پہلے تھی۔تو حضرت خلیفہ ثانی نے کہا کہ اچھا خدا ہے جس کو یہ بھی نہیں پتا کہ میں نے دعویٰ کر کے کیا شریعت بنانی ہے اور پہلے ہی کر لیں۔پھر چلو وہ پہلے کر لی تھیں۔مگر اپنے بیٹے کی دو شادیاں کروائیں وہ کیوں کروائیں؟ اس نے اپنی ایرانی سہیلی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں اس طرح تھا۔دو شادیاں ہوئی تھیں۔کہتے ہیں مَیں نے اس سے کہا پھر اب بتاؤ۔تو وہ ایرانی کہتی کہ دوسری کو تو اس نے بہن بنا لیا تھا۔حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مَیں نے اس سے سوال کیا کہ اچھا بہن بنا لیا تھا تو پھر اس سے اولاد کیوں پیدا ہوئی؟ کیا بہن سے اولاد پیدا ہوتی ہے؟ اس پر ساری مجلس نے جب اس کی طرف دیکھا تو بیچاری بہت شرمندہ ہوئی۔تو یہ تو ان کے دعوے ہوتے ہیں۔ہمیشہ یاد رکھیں اور بچتے رہیں۔یہ بڑی خاموشی سے حملہ کرتے ہیں۔اور اپنی شریعت کو تو انہوں نے بتایا ہے کہ یہ شائع کی اور چھپا کے رکھی ہوئی ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ اس کو ظاہر نہیں کرنا۔اللہ تعالیٰ نبیوں کے بارے میں تو یہ فرماتا ہے کہ جب وہ جھوٹا دعویٰ کریں اور میرے پر الزام لگائیں کہ مَیں نے بھیجا ہے، میرا کلام اترا ہے تو مَیں ان کو پکڑتا ہوں۔رگ جان سے پکڑ لیتا ہوں لیکن جو خدائی کا دعویٰ کرنے والے ہیں ان کے بارہ میں یہ نہیں فرمایا کہ میں ان کو پکڑوں گا اس دنیا میں تباہ کروں گا۔فرمایا کہ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ (انبیاء: 30) کہ جو بھی ان میں سے یہ کہے کہ مَیں خدا کے سوا معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے یہ جزا مرنے کے بعد رکھی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ جہاں سچے نبیوں کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ان کے لئے نشانات دکھاتا ہے۔جھوٹے نبیوں کو یا جھوٹے دعوے کرنے والوں کو پکڑتا ہے۔اس دنیا میں جھوٹے دعویداروں کو رسوا کرتا ہے۔وہاں مدعیان الوہیت ہیں یا جو خدا کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ان کے لئے اس کا فیصلہ مرنے کے بعد ہے۔جہنم کی آگ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی موحد بننے اور اپنے بھیجے ہوئے فرستادہ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیشہ لپیٹے رکھے اور اپنا قرب حاصل کرنے والا بناتا چلا جائے۔

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

امتحانوں سے گذر کر اس نقشہ کے آثار نظر آ رہے ہیں جس کے لئے اللہ کا وعدہ الٰہی جماعت میں شامل ہونے والوں کے ساتھ ہے کہ قربانی کا معیار حاصل کرنے سے ہی اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔پس ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس بات کا موقعہ دے رہا ہے کہ ہم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کی روح کو سمجھتے ہوئے نیکی کے مواقع کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہی ہمارا مطمحِ نظر ہونا چاہئیے۔ کیونکہ اگر صالحین میں شامل ہونا ہے تو پھر کوشش سے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مرتبہ حاصل ہوگا۔ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ کے حضور حاضر ہو گے تو ان قربانیوں کی وجہ سے اللہ کا قرب حاصل کرو گے۔یہ جانی اور مالی قربانی تمہاری فلاح کا ذریعہ بنے گی۔ہمیشہ کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے حاصل ہوگی۔اور آج یہ ادراک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو حاصل ہے۔پس ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں آخرین کی جماعت میں شامل کر کے پہلوں سے ملا دیا گیا ہے۔ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر نظر رکھتے ہوئے ان پہلوں کی قربانیوں کو اپنے سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔تب ہی ہم اپنی دُنیا اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔اور اپنی آنے والی نسل کی ہدایت کا باعث بن سکتے ہیں۔“ (خلاصہ خطبہ جمعہ ۳ نومبر ۲۰۰۶ء)

(منیر احمد خادم)

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

’حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات میری زندگی کا ایک عظیم تجربہ تھا۔‘ ’جماعت احمدیہ اسلام کی حسین اور امن پسند تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے جو مثبت کردار ادا کر رہی ہے وہ قابل ستائش ہے۔‘ ’ہزاروں احمدیوں کا نظام جماعت کا مکمل احترام کرتے ہوئے محبت وخلوص کے جذبات کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونا خلافت کی ہی برکت ہے۔‘ ’خلیفۂ وقت کی باتیں صرف احمدیوں کے لئے ہی قابل عمل نہیں بلکہ غیروں کے لئے بھی ان میں ایک بہت ہی اہم اور مثبت پیغام ہے۔‘ ’اگر ساری دنیا ان باتوں پر عمل کرے تو دنیا حقیقی امن کا گہوارہ بن جائے۔‘ ’جماعت احمدیہ امن ہی امن ہے۔ محبت اور پیار ہی پیار ہے۔‘ ’اسلام کی جو تصویر یہاں نظر آتی ہے وہ کہیں اور نہیں۔‘

(آئس لینڈ، ایسٹونیا، البانیا، مالٹا، آسٹریا، پولینڈ، ہنگری اور چیک ریپبلک سے آئے ہوئے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات اور مہمانوں کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جلسہ سالانہ سے متعلق غیر معمولی تأثرات کا اظہار۔
ان ممالک میں جماعت کی ترقی وتبلیغ کے سلسلہ میں حضور انور کی محبت بھری نصائح)

اگر اسلام کی امن کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر تیسری جنگ عظیم کی ضرورت نہیں رہے گی۔ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اس کا حق ادا کریں اور پھر اس کی مخلوق کا حق ادا کریں۔ ہر نبی خدا اور اس کی مخلوق سے محبت اور سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے آیا۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

25/اگست 2008ء بروز سوموار:

صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے جلسہ جرمنی پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات

سب سے پہلے آئس لینڈ (Iceland) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آئس لینڈ سے پہلی مرتبہ گیارہ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں مصنفین (Writers)، ٹیچرز، صحافی، جرنلسٹ اور اخباری فوٹوگرافر اور فائن آرٹس کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ یہ سبھی احباب غیر مذاہب سے تعلق رکھتے تھے۔

احمدیت کی تاریخ میں ملک آئس لینڈ کا یہ پہلا وفد تھا جو جماعت کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔

جلسہ کے ماحول اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سن کر ان لوگوں میں نمایاں تبدیلی نظر آرہی تھی۔ خواتین نے پاکستانی لباس خریدے اور جلسہ کے دوران وہی پہنے ہوئے تھے۔ سر پر دوپٹے اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک نوجوانوں نے خدام کا مخصوص رومال خرید کر اپنے گلے میں پہنا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہ جلسہ سالانہ کیسا لگا۔ جس پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ بہت ہی دوستانہ اور پُرامن ماحول تھا۔ ہر طرف محبت واخوت تھی۔ حضور انور کی تقاریر اور خطابات پُرمغز اور بہت اچھی تھیں۔ ان خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رائٹرز اور صحافی حضرات سے فرمایا کہ کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ بھی پڑھیں اور اسی طرح مجھ سے پہلے خلیفۃ المسیح کی کتاب Islam's Response to Contemporary Issues ہے۔ اس کا بھی مطالعہ کریں۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان پیدائش سے لحد تک سیکھتا ہے۔

جہاد کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے جہاد کے موضوع پر میری تقریر سنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اسلام ہرگز تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ اپنے امن کے پیغام کی وجہ سے پھیلا ہے۔

وفد کے ممبران نے بتایا کہ حضور نے جہاد کے موضوع پر جو خطاب فرمایا ہے اس نے ہم کو بہت متاثر کیا ہے اور ایسی باتیں اور اسلام کی یہ تعلیم ہم نے پہلے کبھی نہیں سنی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین مذہبی رواداری سکھاتا ہے اور اس سے ہی سوسائٹی کو امن ملتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں کتاب Revelation Rationality Knowledge & Truth. بھی دی جائے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے اس جلسہ میں اسلام کی صحیح تصویر دیکھی ہے اور آپ کے کئی شکوک وشبہات دور ہوئے ہیں۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ چودھویں صدی میں ایک شخص آئے گا اسلام کی صحیح تصویر اور حقیقی تعلیم دینے کے لئے۔ اس سے پہلی صدیوں میں مسلمان اپنا ایمان کھو چکے ہوں گے۔ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس تاریک زمانہ کے بعد وہ وقت آئے گا جب خدا کی طرف سے مسیح ظاہر ہوگا اور وہ مسیح ومہدی کہلائے گا اور آنحضرت ﷺ کی سچی تعلیمات جاری کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ مسیح ومہدی قادیان میں آچکا ہے اور مرزا غلام احمد اس کا نام ہے۔ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ نہیں آیا اور وہ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عیسائی بھی مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں، یہودی بھی کسی ریفارمر کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مذاہب والے بھی انتظار میں ہیں۔ ہر مذہب اپنے اپنے عقائد کے مطابق کسی مصلح کی آمد کا منتظر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ جو مر جائے وہ واپس نہیں آسکتا۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا آتا ہے جو اس کی خوبیاں اور صفات لئے ہوتا ہے۔ ان صفات کے ساتھ آخری زمانہ میں آنے والا مسیح ومہدی آچکا ہے اور ہم اس پر ایمان لا چکے ہیں جب کہ دوسرے انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور نے مسلمانوں میں مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح عیسائیت میں بھی کئی فرقے ہیں اسی طرح مسلمانوں میں بھی کئی فرقے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جہاد کی صورتحال مختلف تھی، مختلف حالات تھے۔ مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا اور زبردستی لڑائی ان پر ڈال دی گئی تھی لیکن اب ایسی صورتحال نہیں ہے۔ اگرچہ احمدیوں پر ظلم کیا جا رہا ہے اور حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے لیکن یہ وقت جہاد کا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اب تلوار کا جہاد ملتوی ہے۔ اب قلم کا جہاد ہے جس کے ذریعہ امن کا پیغام دینا ہے۔ کتب اور مضامین، آرٹیکل کے ذریعہ امن اور دوسری تعلیم دینی ہے۔ یہ وقت قلم کے استعمال کا ہے، تلوار کا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اس وقت قلم سے جہاد کر رہی ہے اس لئے مَیں بھی آپ کو قلم دیتا ہوں۔ جو جہاد کرنا ہے قلم سے کریں۔

بعدازاں حضور انور نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر دو مختلف ممالک میں احمدی ہیں تو دونوں ملکوں کے رولز، قوانین مختلف ہوں گے تو وہ اس کے مطابق سیاسی امور سرانجام دیں۔ لیکن مذہبی لحاظ سے ہر جگہ، ہر ملک میں بنیاد ایک ہوگی کہ خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو اور ایک دوسرے کے خلاف لڑائی نہ کرو۔ اگر لڑائی ہوئی تو پھر قرآن کریم کہتا ہے کہ مظلوم کی مدد کرو۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ خلیفہ بننے سے پہلے کیا تھے، اب آپ کی مصروفیت کیا ہے۔ مشغلہ کیا ہے اور آپ کونسی کھیل پسند کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں خلیفہ بننے سے قبل پاکستان میں جماعت کی سنٹرل باڈی کا ہیڈ تھا۔ ایک عام آدمی تھا۔ میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ مَیں خلیفہ بنوں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ منصب خلافت کی جو ذمہ داری ہے کوئی Saint Person خلیفہ بننے کے بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

حضور انور نے اپنی مصروفیت کے حوالہ سے بتایا کہ صبح سے شام تک کام کرتا ہوں، گھنٹے تو بتا نہیں سکتا۔ روزانہ ایک ہزار کے لگ بھگ خط وصول ہوتا ہے۔ میں پڑھتا ہوں اور جواب دیتا ہوں ساتھ ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔ پھر آفیشل لیٹرز ہوتے ہیں۔ دفتری ڈاک ہوتی ہے ان پر ہدایات دیتا ہوں۔ پھر تقاریر کی تیاری ہے پانچ نمازیں ہیں، نوافل ہیں اور پھر دوسرے جماعتی فنکشن ہیں۔ سارا وقت صبح سے

رات تک مصروف گزرتا ہے۔
حضور انور نے فرمایا کہ مشغلہ یہی ہے کہ آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں۔ کھیلوں میں بیڈمنٹن اور کچھ کرکٹ کھیلی ہے۔ میری پسندیدہ ورزش پیدل چلنا ہے۔
حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جو بھی مذہب، عیسائی، ہندو، یہودی، بدھ امن وسلامتی کے بارہ میں کام کرتا ہے ہم اس کے ساتھ ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ہندوؤں کو دعوت دی کہ آؤ اور ہم اکٹھے مل کر امن کی تعلیم دیں اور امن قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی آخری کتاب پیغام صلح میں مذاہب کو دعوت دی کہ آؤ اور امن پر اکٹھے ہو جاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم گائے ذبح نہ کرنے پر ہمارے ساتھ امن کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہو تو ہم گائے کھانا چھوڑ دیں گے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آئس لینڈ کے وفد کی ملاقات گیارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

ایک صحافی کے حضور انور سے متعلق تأثرات

ایک صحافی Mr. Jon Bjarki Magnusson نے آئس لینڈ پہنچنے کے ساتھ ہی اخبار میں ایک آرٹیکل بھجوایا اور جماعتی نمائندہ کو اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔
''یہ ہمارے لئے خوشکن تجربہ تھا کہ صاف دل لوگوں کا ایک جگہ پر یکجا ہونے کا مشاہدہ اور احساس کرسکیں۔ مجھے اس دوران اپنے آپ کو جاننے اور جماعت احمدیہ کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات میرے لئے ایک حیرت انگیز احساس تھا۔ مَیں نے پایا کہ **وہ ایک نیک انسان ہیں۔ ایک عام انسان لیکن عظیم روحانی قوتوں کے حامل۔ یہ میری زندگی کا ایک عظیم تجربہ تھا جسے میں کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتا''۔**

ایسٹونیا کے وفد سے ملاقات

آئس لینڈ کے وفد کے بعد گیارہ بجکر بیس منٹ پر ملک Estonia سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ Estonia سے 13 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کی ایک ممبر سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ آپ کو جلسہ کیسا لگا ہے؟ اس پر اس خاتون نے جواب دیا کہ بہت اچھا لگا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیا چیز اچھی لگی ہے؟ خاتون نے بتایا کہ مَیں نے پہلی دفعہ اپنی زندگی میں اتنی بڑی گیدرنگ (Gathring) دیکھی ہے۔ ہر ایک محبت سے سرشار ہے، کوئی لڑائی جھگڑا نہیں اور پھر اتنا بڑا وسیع وعریض کھانے کا انتظام بھی کہیں نہیں دیکھا۔
وفد میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مربی صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کب احمدی ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز اچھی لگے تو اس کو لے لینا چاہئے۔ ممبران نے بتایا کہ فی الحال سوچ رہے ہیں۔
حضور انور نے فرمایا یہ نہ سمجھیں کہ اسلام میں بعض پابندیاں ہیں۔ جو پابندیاں ہیں وہ انسان کی بہتری کے لئے ہیں۔ انسان کی بھلائی کے لئے ہیں۔ نمازوں کی پابندی ہے، عورت کے لئے پردہ کی پابندی ہے۔ یہ سب بہتری اور حفاظت کے لئے ہے۔

حضور انور نے ایک احمدی خاتون سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا خاوند بہتر احمدی ہے۔ عملی طور پر ٹھیک ہے۔ حضور انور نے فرمایا پانچ نمازوں کا اہتمام کروایا کرو۔ اس خاتون کے بچے بھی ساتھ تھے۔ ایک بچے نے کلمہ طیبہ سنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے پیار کیا اور انہیں چاکلیٹ عطا فرمائیں اور خاتون کو ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھی عطا فرمائی۔ دیگر احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمائے۔
ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

انڈونیشین فیملی سے ملاقات

Estonia کے وفد کے بعد گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر انڈونیشیا سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والی فیملی نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

البانیا کے وفد سے ملاقات

بعدازاں گیارہ بجکر تینتالیس منٹ پر ملک البانیا (Albania) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ البانیا سے چھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں دو احمدی خواتین اور دیگر زیر تبلیغ افراد شامل تھے۔ البانیا کے Cult Committee کے صدر Rasim Hasanaj بھی شامل تھے۔ موصوف نے جلسہ سالانہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اور خطابات سنے اور دیگر انتظامات کو بھی نہایت قریب سے دیکھا۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ **جماعت احمدیہ اسلام کی حسین اور امن پسند تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے جو مثبت کردار ادا کررہی ہے وہ قابل ستائش ہے** اور جماعت کی تعلیم Love for all hatred for none معاشرہ میں امن کے قیام کے لئے ایک زبردست ماٹو پیش کرتی ہے۔
حضور انور نے فرمایا: البانیا کی جس خاتون نے آج بیعت کی ہے اس کو کس چیز نے متاثر کیا ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ انہیں اس جلسہ میں شامل ہو کر ایک عجیب روحانی کیف وسرور حاصل ہوا۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ گویا وہ خدا کے بہت قریب ہیں۔ بالخصوص حضور انور کی اس جلسہ میں موجودگی اور حضور انور کے خطابات نے ان میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ بڑی منظّم جماعت ہے اور جماعت کا جو نظام ہے وہ اتنا مکمل ہے کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ حضور نے جو بیان کیا وہ سب کچھ میں نے سنا۔
حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا البانین ترجمہ سمجھ آرہا تھا۔ جس پر خاتون نے بتایا کہ سمجھ آرہا تھا۔ اس خاتون کا نام Donika Ferzat ہے۔ اس خاتون کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ جس نے بتایا کہ وہ طالبعلم ہے اور فٹبال کا شوقین ہے۔ حضور انور نے اس بچے کو قلم عطا فرمایا۔ خاتون نے بتایا یہ لڑکا بھی اب احمدیت کے کافی قریب آگیا ہے۔
حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس لڑکے کو جلسہ کیسا لگا جس پر اس بچے نے بتایا کہ بہت اچھا لگا۔ سب لوگ ایک دوسرے سے محبت وپیار سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں، ہر ایک دوسرے کا خیال رکھتا ہے جو نظام ہے وہ بہت منظّم ہے اور ہر چیز مکمل ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری احمدی خاتون Camile Cela صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ موصوفہ نے بتایا کہ ان کو اس جلسہ میں شامل ہو کر اندازہ ہوا کہ خلافت کا کیا مقام ہے اور اس کی کیا برکات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ **ہزاروں احمدیوں کا نظام جماعت کا مکمل احترام کرتے ہوئے محبت وخلوص کے جذبات کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونا خلافت ہی کی برکت ہے**۔ موصوفہ نے کہا کہ اگر اتنی بڑی تعداد میں البانیا میں کوئی جلسہ ہو تو وہاں افراتفری مچ جائے۔ آپس میں لڑائیاں اور جھگڑے ہوں، بدانتظامی ہو۔ لیکن یہاں ہر لحاظ سے انتظام بڑا مکمل تھا۔ سب ایک دوسرے کی فکر میں تھے اور ایک دوسرے سے محبت اور خلوص سے پیش آتے رہے۔ بڑا ہی پیارا ماحول تھا۔
اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ جماعت کی خوبی ہے اگر البانیا میں جماعت احمدیہ کا اتنا بڑا جلسہ ہوتا تو بالکل ایسے ہی ہوتا۔
حضور انور نے فرمایا مَیں افریقہ سے ہو کر آیا ہوں۔ وہاں کے جلسہ میں یہاں جرمنی سے اڑھائی گنا زیادہ تعداد تھی۔ لوکل افریقہ کے غانین لوگ تھے۔ انہوں نے آپس میں ایسی محبت وپیار اور نظم وضبط کا مظاہرہ کیا کہ ہر دیکھنے والا حیران تھا۔
موصوفہ نے کہا کہ یہ خلافت ہی کی برکت ہے، نظام جماعت کی برکت ہے۔ حضور انور نے اس خاتون سے دریافت فرمایا کہ آپ نے بیعت کس طرح کی جس پر موصوفہ نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے سے قبل میں نے جماعت کا لٹریچر پڑھا تھا۔ پھر تسلی ہونے پر بیعت کی تھی۔ موصوفہ نے کہا میرا ارادہ ہے مزید مطالعہ جاری رکھوں اور اپنا علم بڑھاؤں اور دوسرے لوگوں کے لئے مفید وجود بن سکوں۔ میں یہی کوشش کرتی ہوں کہ جماعت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں خواتین کو ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔ حضور انور نے مبلغ سلسلہ البانیا کو فرمایا کہ ان کو بتاؤ کہ ان انگوٹھیوں پر ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' لکھا ہوا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔
ایک خاتون Eliona Cela صاحبہ کو پہلی مرتبہ حضور انور کی موجودگی میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کے لئے سب سے اہم بات حضرت خلیفۃ المسیح کا ان کے درمیان موجود ہونا اور اپنے روح پرور خطابات سے نوازنا تھا۔
البانین لڑکے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ خدا نے ہمیں کیوں پیدا کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا نے ہمیں اس لئے پیدا کیا کہ ہم خدا کی عبادت کریں جبکہ خدا ہماری عبادت کا محتاج نہیں ہے۔
حضور انور نے فرمایا کہ شیطان نے کہا کہ مَیں اس مقصد کو پورا نہیں کرنے دوں گا کہ لوگ خدا کی عبادت کریں اور شکر گزار بندے بنیں۔ پس جو لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے وہ شیطان کے پیچھے چلتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنی پیدائش کے مقصد کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی عبادت کریں۔ نیک عمل بجالائیں اور سب کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ پیدا کرنے والے کا حق بھی ادا کریں اور اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کریں اور یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔
وفد کے ممبران نے بتایا کہ البانیا میں پچاس سال مذہب پر پابندی لگی رہی وہ لوگ جو مذہب پر چلتے تھے ان پر مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ اب ہم اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اور ہماری نئی نسل مذہب سے دور جاچکی ہے اور برائیوں میں پڑی ہوئی ہے۔ حضور اس کے لئے دعا کریں۔
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مذہب پر پابندی لگانے کا نتیجہ دیکھ لیا کہ برائیوں میں پڑے اور نیکیوں سے دور ہوگئے۔ جبکہ الزام یہ دیا جاتا ہے کہ مذہب برائیاں پیدا کرتا ہے۔ اب جب انہوں نے مذہب ختم کر کے کوئی دوسرا انظام جاری کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کے نتیجہ میں برائیاں پیدا ہوئیں۔
حضور انور نے فرمایا مذہب ہرگز برائی پیدا نہیں کرتا۔ کسی مذہب نے کبھی بھی برائی کی تعلیم نہیں دی۔ انسانی سوچ برائی پیدا کرتی ہے۔ مذہب کو الزام نہ دیں۔ مذہب کی حقیقی روح کو اختیار کرنا چاہئے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی حقیقی روح سے دنیا کو آگاہ کر رہی ہے۔ انشاء اللہ جب جماعت میں شامل ہوں گے تو سب برائیاں ختم ہو جائیں گی۔
ایک خاتون نے کہا کہ ہم لوگ مذہب پر عمل کرتے تھے۔ میرے والد صاحب نماز پڑھنے کے لئے جاتے تھے لیکن کمیونزم نے آکر سب کچھ ختم کر دیا۔ اب مذہب دوبارہ جڑ پکڑ رہا ہے۔ دعا کریں اب مذہب مضبوط ہو اور اس پر عمل شروع ہو۔
البانیا کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

مالٹا کے وفد سے ملاقات

بعدازاں بارہ بجکر پانچ منٹ پر ملک مالٹا (Malta) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مالٹا سے امسال تین غیر مذاہب کے احباب Godfrey Magri صاحب، ان کی اہلیہ Mary Magri صاحبہ اور Lawrence Grech صاحب پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔
Godfrey Magri صاحب مالٹا (Malta) یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی یونیورسٹی میں انگریزی اور مالٹی زبان پڑھاتے ہیں۔
مکرم گاڈفری ماگری صاحب اور ان کی اہلیہ نے کہا کہ یہ ایک غیر معمولی جلسہ ہے جس میں ہر طرف خوشی ومسرت اور بھائی چارہ کی فضا ہے، جلسہ کے انتظامات بہت زیادہ قابل تعریف ہیں، یہ جلسہ ایک بہت ہی پیارا اور دلکش اجتماع ہے جس میں ہزاروں لوگ شامل ہیں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ **حضور کی باتیں دل کی گہرائیوں سے نکل رہی تھیں اور ان کا ہمارے دل ودماغ پر ایک بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ کہنے لگے خلیفہ وقت کی باتیں صرف احمدیوں کے لئے ہی قابل عمل نہیں بلکہ ہمارے لئے بھی ان میں ایک بہت ہی اہم اور مثبت پیغام ہے اور ہم بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔** انہوں نے کہا کہ آپ کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں تمام دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے والا ہے اور اگر ساری دنیا ان باتوں پر عمل کرے تو دنیا حقیقی امن کا گہوارہ بن جائے۔

مکرمہ میری ماگری صاحبہ مالٹا سے ایک عدد دوپٹہ ساتھ لے کر آئی تھیں اور حضور انور کے ساتھ ملاقات کے وقت انہوں نے اپنے سر کو دوپٹہ سے ڈھانپ رکھا تھا اور کہنے لگیں کہ مَیں ایک عظیم اور قابل احترام شخصیت سے ملنے جارہی ہوں اس لئے ان کی تکریم میں، مَیں نے اپنا سر ڈھانک رکھا ہے۔

مکرم لارینس گریک صاحب نے کہا کہ وہ پچھلے سال بہت متاثر ہوکر گئے تھے اس لئے اس بار بھی جلسہ میں شرکت کررہے ہیں اور کہنے لگے یہ جلسہ ایک بہت ہی عظیم الشان جلسہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کو بھی اگلے سال جلسہ سالانہ پر لے کر آؤں کیونکہ وہ دین میں کافی دلچسپی رکھتی ہے۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات میں ان مہمانوں نے اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے جب ان سے پوچھا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا تو یہ دوست کہنے لگے کہ ہم حضور کے خطابات سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ جس طرح آپ نے بات کی ہے، محبت کی ہے ہم اس سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ ہمیں آج دین کی صحیح تعلیمات کا پتہ چلا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر مذہب کی جو سچی تعلیمات ہیں وہ یہی ہیں وقت گزرنے کے ساتھ لوگ تعلیمات کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نئے مامورین کو بھیجتا ہے کہ وہ صحیح تعلیمات سے آگاہ کرے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح و مہدی بنا کر بھیجا تا کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل ہو۔ اس طرح ہم معاشرہ میں، دنیا میں امن، محبت اور بھائی چارہ کا ماحول قائم کر سکتے ہیں۔

وفد کے ممبران نے کہا حضور نے جہاد سے متعلق جو خطاب فرمایا تھا وہ ہم نے سنا۔ ہمیں حضور کے اس خطاب سے صحیح دینی جہاد کا پتہ لگا ہے اور آج حقیقی جہاد کی تعریف کا علم ہوا ہے۔ آپ نے بہت اچھے رنگ میں جہاد کے مضمون کو پیش کیا ہے۔ حضور انور کے لجنہ کے ساتھ خطاب کے بارہ میں ان دوستوں نے کہا کہ یہ خطاب بھی ہمارے لئے بہت متاثر کن ہے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ عورتوں کو کمتر دکھاتے ہیں اور انہیں کوئی مناسب مقام نہیں دیا جاتا لیکن آپ نے عورتوں کو ایک مقام دیا ہے اور انہیں درمیان میں لاکھڑا کیا ہے۔ آپ کی جماعت، آپ کی کمیونٹی امن ہی امن ہے، محبت اور پیار ہی پیار ہے ہر ایک آگ کے گڑھے کے کنارے پر ہے۔ ہر ایک کو اسلام کی امن کی تعلیم ہی بچاسکتی ہے۔

پروفیسر صاحب نے کہا کہ ہر ایک کے دل جیتو، کسی کو دشمن نہ بناؤ، آپ ہمارے دلوں کو جیت رہے ہیں۔ آپ کی طرف سے ہمیں بے حد محبت و پیار ملا ہے۔

انہوں نے مالٹا (Malta) میں جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اکثر لوگ لینے کے لئے ہاتھ پھیلاتے ہیں لیکن آپ کے مالٹا میں مقیم مبلغ نے صدر مملکت مالٹا کو ایک فلاحی کام کے لئے عطیہ دے کر ایک بہت مثبت پیغام دیا ہے اور اس سے آپ کی جماعت کا پورے مالٹا میں ایک اچھا تعارف ہوا ہے۔ آپ لوگ صرف کہتے ہی نہیں بلکہ آپ کے عمل آپ کے قول کی تصدیق کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب آپ نے بھی لوگوں کے دل جیتنے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اب قلم کے جہاد کا زمانہ ہے۔ قلم کے جہاد سے دل جیتنے ہیں۔ بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالٹا کے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے۔ وفد نے بھی حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔

آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

رومانیہ کے وفد سے ملاقات

مالٹا کے وفد سے ملاقات کے بعد بارہ بجکر بیس منٹ پر ملک رومانیہ (Romania) سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

رومانیہ سے چار غیر مسلم افراد دو مرد، دو خواتین پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ خواتین میں ایک یونیورسٹی کی سٹوڈنٹ تھی اور دوسری انگریزی زبان کی ماہر ٹرانسلیٹر Ioana Purcarin تھی۔ مرد احباب میں سے ایک یونیورسٹی کے طالبعلم اور ایک بزنس مین تھے۔

حضور انور نے جب ان سے ان کے تاثرات دریافت فرمائے تو انہوں نے کہا **آپ کی سوسائٹی، کمیونٹی بہت ہی پاکیزہ کمیونٹی ہے۔** انہوں نے کبھی بھی ایسی کمیونٹی نہیں دیکھی جو اپنے لیڈر سے سچی محبت رکھتی ہو۔ بہت سارے لوگ جمع تھے۔ ایک بڑا مجمع تھا لیکن کوئی لڑائی نہیں، کوئی جھگڑا نہیں، ہر انتظام بہت اچھا تھا، کھانے کا انتظام بڑا وسیع اور بڑا منظّم تھا۔

وفد کے ممبران نے کہا جہاد کے بارہ میں ہم نے حضور کی تقریر کو سنا ہے یہی اسلام کی اصل تصویر ہے اور آج کل اس تعلیم کو ہر جگہ عام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر اسلام کی امن کی اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر تیسری جنگ عظیم کی ضرورت نہیں رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا: جون 2008ء میں، مَیں امریکہ گیا تھا وہاں ایک Reception میں بہت سارے آفیشلز، سینیٹرز، سرکردہ حکام، وکلاء اور دوسرے مختلف پروفیشن سے تعلق رکھنے والے احباب کے سامنے میں نے اپنی تقریر میں بتایا تھا کہ عدل و انصاف کے دوہرے معیار رکھتے ہوئے دنیا کو تباہ نہ کریں بلکہ دنیا میں امن قائم کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کسی قوم کو الزام نہ دیا جائے، لیڈر شپ ہے جو ایسا کرتی ہے اس لئے ہم ہر جگہ، ہر موقع پر جہاں بھی موقع ملتا ہے۔ امن کی تعلیم دیتے ہیں کہ کس طرح امن قائم ہوسکتا ہے۔ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اس کا حق ادا کریں اور پھر اس کی مخلوق کا حق ادا کریں۔ اگر یہ دونوں حقوق ادا ہوں تو پھر دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے وہاں سرکاری حکام، سکالرز، سینیٹرز اور پارلیمنٹیرین کو بھی کہا کہ امن قائم کرو ورنہ آگ کے گڑھے کے کنارے پر ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال پر کہ عیسائیت کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے فرمایا کہ ہر مذہب خدا کی طرف سے آیا ہے۔ اس بات کو سمجھنا چاہئے۔ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ ہر نبی خدا اور اس کی مخلوق سے محبت اور سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے آیا اور ہر نبی نے یہی تعلیم دی کہ اپنے رب کو پہچانو اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو۔

خدا تعالیٰ نے بہت سارے نبی بھیجے اور ہر قوم کی طرف بھیجے، بعض انبیاء کے ناموں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بعض کے نام نہیں بتائے لیکن یہ نبی ہر قوم، علاقہ کی طرف آئے اور آپس میں محبت و پیار کے قیام کے لئے آئے۔ خدا سے محبت اور تعلق پیدا کرنے کے لئے آئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب سابقہ مذاہب اپنی تعلیمات بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے مزید نبی بھیجے جو گمشدہ اور بھولی ہوئی تعلیم کو یاد کروائیں۔

آنحضرت ﷺ آئے، تمام انبیاء کی تعلیم کے ساتھ اور تمام دنیا کے لوگوں کی طرف۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں مسیح و مہدی آئے گا۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد آچکے ہیں۔ دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے مسیح آچکا ہے۔ اب ضروری ہے کہ ایک لیڈر کو Follow کیا جائے تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ حضور انور نے فرمایا دوسرے مذاہب عیسائی، یہودی، ہندو، بدھسٹ وغیرہ جو مذہب بھی اگر سوسائٹی میں کوئی بدامنی، فساد نہیں پیدا کررہا ہے اس کو سوسائٹی میں عزت دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تلوار کا جہاد نہیں ہے بلکہ قلم کا جہاد ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ رومانیہ سے آنے والے وفد کی ملاقات بارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔

ملاقات کے کمرہ سے باہر آتے ہی رومانین زبان کی ماہر ٹرانسلیٹر Ioana نے کہا He is a very peaceful person.

ملاقات کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر خوشی و مسرت کے بہت نمایاں آثار تھے اور سبھی حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر تھے اور بار بار اس بات کا ذکر کرتے کہ حضور انور نے اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود ہمیں ملاقات کا وقت دیا اس ملاقات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

آسٹریا، پولینڈ اور ہنگری کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد بارہ بجکر چالیس منٹ پر ملک آسٹریا (Austria)، پولینڈ (Poland) اور ہنگری (Hungary) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔

آسٹریا سے سولہ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں ایک آسٹرین نو مبائع اور آسٹرین زیر تبلیغ بھی شامل تھے۔ پولینڈ سے ایک صاحب تشریف لائے تھے۔ ہنگری سے دو افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں ایک نو احمدی دوست سلیمان احمد صاحب تھے جن کا اصل وطن موریطانیہ ہے اور گزشتہ دس سال سے ہنگری میں قیام پذیر ہیں اور بڈاپسٹ کی انجینئرنگ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ یہ صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ حضور سے ملاقات میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ نے احمدیت کس طرح قبول کی۔ موصوف نے بتایا MTA پر عربی پروگرام دیکھے ہیں۔ مبلغ سلسلہ سے ملاقات ہوئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری ساری فیملی احمدی ہے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں ہنگری میں جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہنگری میں مسجد بنائیں۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ دوصد نمازیوں کی گنجائش ہو۔ آپ جگہ دیکھیں۔ جائزہ کے لئے انگلینڈ سے آرکیٹیکٹ بھجوادیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آسٹریا سے آنے والے احباب اور مہمانوں کا تعارف حاصل کیا اور مقامی آسٹرین احمدی کو فرمایا کہ مزید آسٹرین سے رابطہ کریں۔ کیا صرف دو زیر دعوت افراد کو لے کر آئے ہیں۔ مزید رابطے بڑھائیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کو جلسہ کیسا لگا۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ بہت اچھا لگا۔ بہت اچھے پروگرام تھے اور بڑا منظّم جلسہ تھا۔ ہم بہت متاثر ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہنگری کے مبلغ اور نو احمدی موریطانین دوست سے فرمایا کہ ہنگری جاتے ہوئے عربی لٹریچر لے کر جائیں۔ یہ دوست آگے اپنے عرب دوستوں کو تبلیغ کریں۔ ان کی تبلیغی ضروریات پوری کریں۔ یہ اپنے ساتھیوں کو MTA دکھائیں۔ جو بھی رابطے ہوں ان کو احمدیہ ویب سائٹ کے بارہ میں بتائیں۔ MTA کی فریکوئنسی کے بارہ میں بتائیں۔

حضور انور نے ہنگری کے مبلغ سے فرمایا کہ پڑھیں بھی، زبان بھی سیکھیں اور ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کریں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہنگری کے اس نو احمدی دوست اور دیگر احمدی دوستوں کو "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور وفد کے دیگر افراد کو قلم عطا فرمائے۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ہنگری سے آنے والے نو احمدی موریطانین دوست ملاقات کے بعد کمرہ سے باہر نکلے تو بے حد خوش تھے، لوگوں کو دکھاتے کہ حضور نے مجھے یہ انگوٹھی دی ہے۔ کیسا مہربان وجود ہے جو ہر ایک کو وقت دے رہا ہے اور پیار بانٹ رہا ہے۔ کہنے لگے کہ مَیں تمام عرب میں گیا ہوں۔ اسلام کی جو تصویر یہاں نظر آتی ہے وہ کہیں اور نہیں۔ ادھر بیت السبوح فرینکفرٹ میں مائیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کے لئے گھنٹوں بیٹھے اپنی باری کا انتظار کررہی ہیں اور پھر نماز بھی پڑھنے جاتی ہیں۔ یہ نظارے اور کہیں نہیں۔ کہنے لگے کہ یہ خلافت کا دور ہے جو ہمیں ملا ہے۔ سب لوگ اس طرح ہیں کہ ایک بہت بڑا خاندان ہو جس میں ہر رنگ اور قوم کے لوگ ہیں۔ یہ صاحب بہت ہی متاثر ہوکر گئے اور اس عزم کے ساتھ گئے کہ اب واپس جا کر عرب دوستوں میں تبلیغ کریں گے۔

چیک ریپبلک سے آئے ہوئے وفد سے ملاقات

بعد ازاں بارہ بجکر پچپن منٹ پر ملک چیک ریپبلک (Czech Republic) سے آنے والے

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

2008ء میں پاکستان کے نامور اردو اخبارات میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں شائع ہونے والی خبروں کے حوالے سے ایک رپورٹ

(مرتبہ: پریس سیکشن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

موجودہ زمانہ میں پریس کی اہمیت اور افادیت مسلمہ ہے۔ پریس اور ذرائع ابلاغ کسی ملک کی ترقی میں ایک اہم اور مفید کردار ادا کرتے ہیں۔ جس قدر ذرائع ابلاغ مؤثر اور صحتمند ہوتے ہیں اسی قدر ملک کی تعمیری صلاحیتیں اجاگر اور ترقی پذیر ہوتی ہیں۔ خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے پاکستان میں ذرائع ابلاغ نے ترقی کی جانب خوشکن قدم اٹھایا ہے اور معلومات کو باہم اور میسر کرنے میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ لیکن ایک ترقی پذیر ملک اور بالخصوص ہمارا ملک جس خطرناک دور سے گزر رہا ہے اس کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنے میں غالبًا قاصر نظر آتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پریس ایک تعمیری اور مثبت کردار ادا کرتا۔ نظریات اور خیالات اور تصورات کو صحیح رخ اور سمت میں ڈھالنے کی کوشش کرتا۔ ایسے پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے جو مفید مطلب ہوتے اور کردار کی عظمتوں کی نشاندہی کرتا اور قوم میں سلیقہ اور رکھ رکھاؤ اور صبر و تحمل اور رواداری کی راہوں کو آسان بناتا۔ لیکن دکھی دل کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان مثبت اور اعلیٰ اقدار کے فروغ کی بجائے الجھاؤ، تنگ نظری، منافرت اور تعصب کو ہوا ملی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں میں قومی کردار اور رویوں میں انحطاط کے اشارے زیادہ ملتے ہیں۔ عناد اور دشمنی، فرقہ وارانہ منافرت، مذہبی تفریق میں اضافہ ہوا ہے۔ قانون کی پاسداری اور حکومت کے ساتھ تعاون کی روح میں کمزوری واقع ہوئی ہے۔ کرپشن اور دیگر منفی رجحانات کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ دیگر عوامل اور محرکات و موجبات کے علاوہ میڈیا کا عمل دخل اس میں نمایاں ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ مذہبی نفرت، عسکریت پسندی اور مذہبی اختلافات، مذہبی دہشتگردی کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں مذہب کے نام پر جو خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے وہ ظاہر و باہر ہے ملک اس حوالے سے عالمی برادری میں بدنام و رسوا ہو رہا ہے۔ حکومت بظاہر بے بس اور مجبور نظر آتی ہے۔ علاقوں کے علاقے ایسے ہیں جہاں کہا جا رہا ہے کہ حکومت کی رِٹ باقی نہیں رہی۔ ہر طرف ہیجان، اشتعال اور افراتفری کی کیفیت ظاہر ہے۔ یہ ایک ایسا المیہ ہے جو اغلبًا علاج معالجہ کی حد سے باہر نکل رہا ہے اور قومی عزت، وقار اور اعتبار مجروح ہو چکا ہے۔ ملک کی سالمیت اور Sovereignty داؤ پر ہے۔

ایسے حال میں میڈیا اور ذرائع ابلاغ سے ایک نہایت ہی ذمہ دارانہ کردار کی توقع کی جا سکتی ہے۔ یہ کہنا بھی غالبًا غلط نہ ہوگا کہ صرف ذرائع ابلاغ ہی ہیں جو اس موقع پر مثبت اور مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

لیکن یہ امید اور یہ توقع اور یہ تمنا بھی ایک حسرت کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ یہ ایک مفروضہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اس حقیقت کی نقاب کشائی میں آپ بھی شریک ہوں اور غور فرمائیں۔

آپ کے سامنے جماعت احمدیہ کے ساتھ پریس اور میڈیا کا سلوک اور رویّہ بصورت اعداد و شمار پیش ہے۔ لیکن اس سے قبل یہ اظہار بے محل نہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ سو سال سے زائد عرصہ سے معاشرت میں موجود ہے اور اس کی زندگی اور عمل اور کردار ایک کھلی کتاب ہے جس کے جلی عنوانات یہ ہیں:

✿ ...... یہ ایک پُرامن جماعت ہے۔ امن کی خواہاں اور اس کے لئے کوشاں رہنے والی ہے۔

✿ ...... قانون کی پاسداری اس کا طرّۂ امتیاز ہے اور قانون شکنی کو گناہ سمجھتی ہے۔

✿ ...... صلح جوئی اور باہم رواداری اس کا شعار ہے۔ اور مذہبی اختلافات اور مسائل پُرامن طریقہ سے دلیل اور برہان کے ساتھ باہم گفت و شنید سے طے کرنے کی قائل ہے۔

ایک ایسی جماعت جو بدامنی اور فساد اور گھیراؤ جلاؤ تو ایک طرف احتجاجی جلسوں اور دھرنوں کو بھی خلافِ دین سمجھتی ہے اور حکومت کی اطاعت کو فرض گردانتی ہے۔ اس کے خلاف مذہبی اختلاف کی بنیاد پر تعصب اور نفرت کو ہوا دینا ذرائع ابلاغ کا معمول بنتا جا رہا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اشتعال اور انگیخت کا ہر حربہ استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

مشتے از خروارے ایک مثال پیش ہے کہ ایک نجی ٹی وی چینل کے ایک پروگرام میں جماعت احمدیہ کے واجب القتل ہونے کی بات ہوئی اور اگلے روز جماعت احمدیہ کے دو نامی اور معروف اکابرین کو شہید کر دیا گیا۔ مگر پریس کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ یہ جائزہ لیتے اور کوئی سدّ باب کرتے کہ ان کا زبانی اذکار اور اشتعال کس قدر زہریلے اور نقصان دہ ہیں اور اس سے کس قدر جانی نقصان ہوتا ہے۔

محض زیب داستاں کے لئے جماعت کے خلاف ایسی بے بنیاد اور خلاف واقعہ خبروں کو اچھالا جاتا ہے اور ان کی تکرار کی جاتی ہے کہ جن کا مقصد محض نفرت انگیزی اور ایذا رسانی ہوتا ہے۔ بات یہیں تک نہیں رکتی بلکہ اس پر اداریے لکھے جاتے ہیں جن کی تحریر کی کاٹ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ایسی جلی سرخیوں سے نمایاں کیا جاتا ہے گویا کہ آسمان الٹ پڑا ہے جبکہ اس واقعہ کی حقیقت کو معلوم کر کے انسانیت کو شرم سے پسینہ آتا ہے۔ پَر سے کوّا بنانے کا تصور تو ہو سکتا ہے مگر ناپید اور بے وجود چیز کو جھوٹ سے وجود دے کر اس کو آفت بنانا بھی اسی پریس کی بو العجبی ہے......... ملاحظہ ہو یہ خبر:

''600 قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو گئے''۔

یہ خبر شائع کر کے پر اصرار مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ 1976ء میں بھی ایسی ہی درفنطنی چھوڑی گئی تھی جس پر اس وقت کی حکومت کے وفاقی وزیر مذہبی امور نے اس جھوٹی اور شرانگیز خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''حکومت پاکستان نے اپنے طور پر تحقیقات کی ہے کہ اسرائیل میں کوئی پاکستانی احمدی موجود نہیں ہے۔ کوئی شخص پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل نہیں جا سکتا .... اس سلسلہ میں کسی پریشانی کی ضرورت نہیں''۔ غور فرمائیں کہ اس دروغ بے فروغ سے مقصود کیا ہے؟ ✿...... ایک جھوٹ جو 1976ء میں بولا گیا اس کی بار بار تکرار سے یہ چاہا گیا ہے کہ جھوٹ سچ سمجھا جانے لگے۔ ✿...... نفرتوں کے الاؤ اور بھڑکا دئے جائیں۔ ✿...... حکومت کو کمزور، مضمحل اور نافرض شناس کیا جائے۔ ✿...... قومی قوت کو کمزور بنایا جائے۔ ✿...... لاکھوں وطن دوستوں کو غدّار وطن کا ملزم کیا جائے۔

کوئی تو دیدۂ عبرت نگاہ ہو جو اس سازش کی حقیقت کو کھولے اور جھوٹ کی اس فراوانی پر بند باندھنے کی کوشش کرے اور تباہی و بربادی کے اس عمل کو روکے۔

جماعت احمدیہ کے حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تجزیہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک طبقہ کو مذہب کے نام پر ان کے شہری اور بنیادی حقوق سے محروم کئے جانے کا عمل جاری ہے اور ان کی جان، مال، عزت کو مباح قرار دینے پر پورا زور لگایا جا رہا ہے۔ مذہب کا اختلاف تو ہمیشہ رہا ہے۔ اس اختلاف کو ہوا دے کر ایسی راہیں کھولنا جس کے نتیجہ میں انسانی بنیادی حقوق کی پائمالی ہو یہ ایسا ظلم اور قبیح حرکت ہے جو آج کی مہذب و متمدن دنیا میں عجوبہ ہے۔ اسی پراپیگنڈا کا نتیجہ ہے کہ یہاں قانون سازی کر کے آزادئ رائے اور مذہب کے اظہار و اعلان پر قدغنیں جاری ہیں۔ مذہبی رسومات و عبادات جرم اور سیاسی حقوق حتی کہ حق رائے دہی (الیکشن) سے بھی یہ جماعت محروم ہے۔ یہ کون سی خدمت ہے؟ یہ کیسا مذہب ہے جو آج کے مُلّا نے اختیار کیا ہے اور ملکی میڈیا نے اس کی اشاعت اور پرچار کا بیڑا اٹھا لیا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَار۔

2008ء میں اخبارات نے جماعت احمدیہ کے حوالے سے نفرت و تعصب کے فروغ دینے میں کیا کردار ادا کیا اب ہم مختصراً اس کا جائزہ لیتے ہیں:۔

(1) پاکستان کے اردو اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کا اعداد و شمار کے لحاظ سے جائزہ۔

اس میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ سال 2008ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کی تعداد کیا تھی؟

(2) جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کا موضوعاتی اعتبار سے جائزہ

اس میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کن کن موضوعات پر احمدیوں کے خلاف اخبارات میں پروپیگنڈا مہم جاری رکھی گئی۔ اور مولویوں کے بے بنیاد اور من گھڑت بیانات جلی سرخیوں میں شائع کئے گئے اور اس بارہ میں کیا تصدیق کا اہتمام کیا گیا کہ آیا یہ بیانات درست ہیں یا نہیں؟

2008ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کا اعداد و شمار کے لحاظ سے جائزہ۔

(1) روزنامہ نوائے وقت۔ (چیف ایڈیٹر مجید نظامی)۔ خبروں کی تعداد 465۔

(2) روزنامہ جنگ۔ (چیف ایڈیٹر میر شکیل الرحمٰن)۔ خبروں کی تعداد 200۔

(3) روزنامہ ایکسپریس۔ (چیف ایڈیٹر سلطان علی لاکھانی)۔ خبروں کی تعداد 160۔

(4) روزنامہ پاکستان۔ (چیف ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی)۔ خبروں کی تعداد 138۔

(5) متفرق اخبارات میں خبروں کی تعداد 70۔

کل میزان: 1033۔

✿ ...... یہ جائزہ چند اردو اخبارات پر مشتمل ہے اور یہ اخبارات وہ ہیں جو پنجاب میں شائع ہوتے ہیں۔

✿ ...... اس کے علاوہ پاکستان بھر میں مختلف زبانوں میں اخبارات شائع ہوتے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہر روز متعدد خبریں شہ سرخیوں میں شائع ہوتی ہیں۔

یکم جنوری 2008ء سے 31/دسمبر 2008ء تک مذکورہ بالا اخبارات میں ایک ہزار سے زائد خبریں شائع کی گئیں جن میں تقریباً تمام خبریں نفرت و تعصب پر مبنی اور حقائق سے برعکس پروپیگنڈہ پر مشتمل ہیں۔

•• انفرادی طور پر اگر اخبارات کا جائزہ لیا جائے تو گزشتہ سال کی طرح امسال بھی روزنامہ نوائے وقت میں جماعت احمدیہ کے خلاف سب سے زیادہ خبریں شائع کی گئیں۔ اس اخبار کے چیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی صاحب ہیں۔

•• سال 2008ء میں دوسرے نمبر پر احمدیوں کے خلاف سب سے زیادہ خبریں روزنامہ جنگ میں شائع ہوئیں۔ جس کے بانی میر خلیل الرحمٰن مرحوم تھے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعود

کاماریڈی: مورخہ ۲۴رفروری کومکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی وچنداپور کے زیر صدارت کاماریڈی میں جلسہ منعقد کیا گیا۔مکرم عرفان اللہ صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم محمد طلحہ صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی اور جمیل احمد صاحب نے متن پیشگوئی سنایا جس کی تشریح مکرم وزیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔اس کے بعد خاکسار مکرم محمد معین الدین صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب نے تقریر کی دوران جلسہ مکرم سمیع اللہ صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب نے نظم پڑھی۔صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا ہوئی۔

چندا پور: مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۹ء کومکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔مکرم مسرور احمد صاحب نے تلاوت کی۔مکرم شوکت احمد صاحب نے نظم سنائی۔بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم عطاء اللہ صاحب اور شوکت احمد صاحب نے تقریر کی جبکہ مکرم شبیر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔چنداپور کے خدام کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔(محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

موگاسرکل پنجاب: سرکل موگا (پنجاب) میں مورخہ ۲۰رفروری کو۱۹ جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔جس میں چودہ معلمین و دو مبلغین نے خدمات بجالائی۔ہر مقام پر مقامی صدر صاحبان کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا۔تلاوت کلام پاک کے بعد نظم از کلام حضرت مصلح موعودؓ اور متن پیشگوئی پیش کیا گیا۔بعدہٗ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات اسلام واحمدیت کے متعلق علماء دین نے خطاب فرمایا۔آخر پر صدارتی خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔نیز ہر مقام پر مقامی جماعت کی طرف سے شاملین جلسہ میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔اس جلسہ میں کل ۴۴۰ افراد جماعت نیز چار مقام پر کل ۳۷ غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔

(افتخار احمد مبلغ سلسلہ موگا)

راٹھ: مورخہ ۲۹رفروری کو جماعت احمدیہ راٹھ نے بعد نماز عشا جلسہ کیا۔مکرم ڈاکٹر ابصار صاحب کی تلاوت اور عزیزم کامران احمد کی نظم خوانی کے بعد محترم محمد انوار صاحب اور خاکسار کی تقریر ہوئی۔بعد دُعا شیرینی تقسیم کی گئی۔(شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

چک ایمرچھ: مورخہ ۲۰رفروری کو بعد نماز مغرب جامع مسجد چک ایمرچھ خانپورہ میں جلسہ ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی راجہ جمیل احمد صادق صاحب خادم سلسلہ نے کی۔متن خاکسار نے پیش کیا۔مکرم احسان اللہ صاحب لون زعیم انصار اللہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال، مکرم ہارون رشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی اور خاکسار نے تقریر کی جبکہ عزیز ماجد مصطفیٰ نے نظم پڑھی۔حاضرین میں کھجور تقسیم کئے گئے۔(رفیع اللہ لون)

دیوگھر (جھارکھنڈ): جماعت احمدیہ دیوگھر نے جلسہ مصلح موعودؓ دو الگ الگ جگہوں پر کیا۔پہلا اجلاس محترم حیدر علی صاحب صدر جماعت کے یہاں ذیلی تنظیموں کا ہوا۔دوسرا اجلاس سوراتلونا میں محترم اختر علی صاحب کے گھر میں ہوا۔اجلاس کی کاروائی خاکسار کی تلاوت ونظم سے شروع ہوئی۔تقریر مکرم عزیز احمد اور خاکسار نے کی۔(محمد عالم معلم سلسلہ)

کیرنگ و محمود آباد: مورخہ ۲۰رفروری کو جامع مسجد کیرنگ میں زیر صدارت مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ اور مسجد محمود آباد محلہ محمود آباد کیرنگ زیر صدارت مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب نائب صدر اوّل کیرنگ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا۔ہر دو جلسہ میں قرآن کریم کی تلاوت ونظم خوانی کے بعد خاکسار کے علاوہ دوسرے مقررین صاحبان نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو پر تقاریر کیں۔بعدہٗ شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔اسی طرح مورخہ ۲۲رفروری کو ہر دو مساجد مذکورہ بالا میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرنے والے انصار وخدام، اطفال، لجنہ وناصرات کی تقریب آمین ہوئی۔(سید آفتاب احمد نیر مبلغ سلسلہ)

تیماپور: مورخہ ۲۰رفروری کو بعد نماز مغرب وعشاء تیماپور میں زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔مہمان خصوصی مکرم مولوی فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر ومکرم مبین احمد صاحب ہوڈری یادگیر سے تشریف لائے۔تلاوت قرآن مجید مکرم سید خلیل احمد صاحب عجب شیر نے کی۔مکرم کے شفیق احمد صاحب کالے بہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر، مکرم کے آفتاب احمد صاحب سیکرٹری مال، طاہر احمد صاحب گلبرگی، مکرم اعجاز احمد کمن گڈی، سید امتیاز احمد، سید اعجاز احمد، عزیزم عمران احمد گلبرگی، سید فرقان احمد، منیب احمد ثاقب، شہزاد احمد مختاپور، کے نصیر احمد، مکرم مولوی فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر اور خاکسار نے تقریر کی جبکہ عزیز اسماعیل صاحب کمن گڈی، سید فیاض احمد صاحب، سید ریاض احمد صاحب نے نظم پڑھی۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔(سہیل احمد ظفر مبلغ سلسلہ تیماپور کرناٹک)

بھدرک: ۲۰رفروری کو یوم مصلح موعودؓ کا تاریخی دن شاندار طریق پر منایا گیا۔بعد نماز جمعہ ضلع ہسپتال بھدرک میں مریضوں کو پھلوں کی تقسیم کا پروگرام تھا قبل ازیں SMO صاحب سے اجازت حاصل کر لی تھی۔محترم شیخ عبدالقادر صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک کی قیادت میں ایک وفد جس میں انصار خدام اور اطفال موجود تھے میڈیکل پہنچ گئے۔اُس دن کے لئے ایک بینر لکھوایا گیا تھا جس میں لکھا تھا'' آج ۲۰ فروری کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یوم مصلح موعودؓ کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس خوشی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ بھدرک آپ کی خدمت کرنا چاہتی ہے۔

اس کے بعد وارڈ میں جاکر محترم صدر صاحب نے مریضوں کی شفایابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی بعدہ ازاں وفد نے تمام وارڈ میں محترم صدر صاحب کے ساتھ جاکر ۱۵۰ مریضوں کو تحفہ پیش کیا اور شفایابی کے لئے دعا کی۔مریضوں نے خوشی کے ساتھ ہمارے تحفہ کو قبول کیا اور اپنے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔اس موقعہ پر کئی ایک نیوز پیپر کے نمائندے اور E.TV کے نمائندے بھی آگئے اور انہوں نے ہمارے تمام پروگرام کو کوریج کیا۔اخبار سمباد اڑیہ جس کی تشہیر پورے اڑیسہ میں ہے، نے اگلے روز تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔

بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم شیخ عبدالقادر صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسے کا انعقاد کیا گیا۔شیخ نسیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم مبارک احمد شاہ صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب احمدی نائب صدر، مکرم ظہور احمد صاحب، مکرم عبدالاحد صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی اور عزیزم محمد فضل الرحمٰن، فراز احمد صاحب، خالد احمد خان، صادق رہبر، گوتم احمد صاحب نے نظمیں کلام محمود سے پڑھیں۔محترم صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔تمام حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔(محمد معراج علی مبلغ سلسلہ بھدرک)

تھیروبالی: مورخہ ۲۰رفروری کو جماعت احمدیہ تھیروبالی نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا۔عصر تا مغرب بچوں اور عورتوں کے علمی مقابلہ جات اور کوئز کا پروگرام رکھا گیا۔اس پروگرام میں غیر احمدی عورتوں اور بچوں نے بھی حصہ لیا۔نماز مغرب وعشاء کے معًا بعد زیر صدارت خاکسار جلسہ کا آغاز مکرم اسماعیل خان صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ترجمہ مکرم مشتاق احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھ کر سنایا۔نظم مکرم اسرائیل خان صاحب نے خوش الحانی سے سنائی۔جبکہ متن مکرم مشتاق احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھ کر سنایا۔بعدہٗ مکرم خالد احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی جبکہ مکرم مشتاق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔بعد ازاں علمی مقابلہ جات اور کوئز میں پوزیشن لینے والے بچوں اور بچیوں کو خاکسار نے انعام تقسیم کئے۔اس جلسہ میں خاص طور پر غیر احمدی مرد اور عورتوں کو دعوت دی گئی۔تقریبًا ۱۶ افراد شریک جلسہ تھے۔ایک مجلس سوال وجواب ہوئی۔خاکسار نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔حاضرین کو رات کا کھانا کھلایا گیا۔(شیخ علاؤ الدین مبلغ سلسلہ برہم پور سرکل انچارج ساؤتھ زون اڑیسہ)

یریاپلی: مورخہ ۲۰رفروری کو بعد نماز مغرب وعشاء پہلی مرتبہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔اس جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی۔عزیز احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم سید رسول صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔اس کے بعد بچوں کا علمی مقابلہ ہوا۔اس کی تیاری ایک ہفتہ قبل کی گئی تھی۔یوم مصلح موعود کے حوالہ سے تیس سوال وجواب دیئے گئے۔اس میں آٹھ بچوں نے حصہ لیا۔جلسہ میں ۱۶ افراد شریک ہوئے۔خاکسار نے تمام افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اجتماعی دُعا کروائی۔بعد ازاں تمام افراد میں چاکلیٹ اور بسکٹ تقسیم کئے گئے۔(عبدالرشید معلم یریاپلی)

ھیرہ منڈلم: مورخہ ۲۰رفروری کو مکرم اصغر علی صاحب کے مکان پر بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ زہرہ بانو صاحبہ نے نظم پڑھی۔بعد ازاں خاکسار نے تقریر کی۔اس کے معًا بعد بچوں میں کوئیز کا مقابلہ رکھا گیا۔خاکسار نے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔اور اجتماعی دعا کروائی۔صاحب خانہ نے تمام حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی۔(محمد نور الاسلام معلم سلسلہ)

بنگلور: مورخہ ۲۲رفروری کو جماعت احمدیہ بنگلور نے بعد نماز عصر امیر مقامی وصوبائی کرناٹک محترم محمد شفیع اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔مکرم محمد احمد صاحب سہگل کی تلاوت اور مکرم ریاض احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مہمان خصوصی نے تقریر کی۔دوران جلسہ عدیل احمد اور مکرم شارق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔آخر پر محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری ضیافت نے شامل ہونے والے افراد کے لئے تواضع کا اہتمام کیا۔(طارق احمد مبلغ سلسلہ بنگلور)

جے پور: جماعت احمدیہ جے پور نے مورخہ ۲۲ رفروری کو مکرم امجد لطیف صاحب امیر صوبائی راجستھان کے اسکول کے ہال میں آپ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ مکرم ربیع الاسلام صاحب معلم کی تلاوت اور عزیزم نظیف احمد کی نظم کے بعد مکرم منیب احمد صاحب نے متن سنایا۔ مکرم عطاء الرب صاحب سرکل انچارج جے پور نے تقریر کی۔ اس کے بعد پردے کی رعایت سے محترمہ فوزیہ شریف صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ جے پور نے نظم پیش کی۔ اور محترمہ صبیحہ امجد صاحبہ صدر لجنہ نے تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم انس احمد منیجر HDFC بینک اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں شہر کے غیر احمدی احباب و مستورات بھی شامل ہوئیں۔ (میر عبد الحفیظ مبلغ سلسلہ جے پور)

گونال: مورخہ ۲۰ رفروری کو گونال سنٹر کرناٹک میں مکرم بچو صاحب دوڈمنی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیزہ شبینہ بیگم کی تلاوت اور ریشمہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بادشاہ صاحب، مکرم مولوی ایم آر عثمان پاشا صاحب اور صدر مجلس اور خاکسار نے تقریر کی۔ (محمد موسیٰ خادم سلسلہ گونال)

یادگیر خدام الاحمدیہ: ۲۲ رفروری کو مجلس خدام الاحمدیہ نے زیر صدارت مکرم عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ مکرم سمیر احمد فضل کی تلاوت کے بعد عہد خدام الاحمدیہ خاکسار نے دہرایا۔ اس کے بعد عہد وفائے خلافت صدر اجلاس نے دہرایا۔ متن عرفان احمد گلبرگی نے پڑھا اور سید وسیم احمد وسیم نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صفیل، مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر، مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے تقریر کی جبکہ دوران جلسہ مکرم کلیم احمد صاحب سگری اور سید عبد المنان صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے اور اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ ہمارا یہ جلسہ مسجد احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں آئے ہوئے احباب و مستورات کو چائے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ کو جلسہ گاہ سے لجنہ ہال میں مستورات کے لئے براہ راست دکھایا و سنایا گیا۔ تقسیم انعامات اور دعا کے بعد اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

کلکتہ: مورخہ ۲۲ رفروری کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ جلسہ ہوا۔ مکرم وسیم احمد صاحب ساہی کی تلاوت قرآن کریم کے بعد متن مکرم معشوق عالم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم سیف احمد صاحب سہگل صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم منیر احمد صاحب بانی، مکرم عبد الحمید کریم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد تمام حاضرین کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج کلکتہ)

دہلی: ۲۲ رفروری کو مسجد بیت الہادی دہلی میں زیر صدارت مکرم سرور رضا صاحب نائب صدر جماعت دہلی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ مکرم شباب احمد صاحب نے کی۔ متن پیشگوئی مکرم سید عبد النور صاحب نے پڑھا۔ مکرم احمد صدیق صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم فضل احمد صاحب محترم مولوی خورشید طاہر صاحب مبلغ عثمانپور دہلی اور خاکسار نے تقریر کی۔ دوران جلسہ عزیز کاشف احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ صدر اجلاس کے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ دہلی)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 10

وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔

جمہوریہ چیک ریپبلک سے سات افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں جماعت چیک ریپبلک کے صدر اور جنرل سیکرٹری صاحب کے علاوہ ایک پولش احمدی بہن مکرمہ Iwona صاحبہ بھی شامل تھیں۔ موصوفہ اللہ کے فضل سے 2000ء سے احمدی ہیں اور اس وقت پولینڈ اور چیک ریپبلک کی سرحد پر واقع شہر Cesky Tesin میں رہائش پذیر ہیں جہاں بڑی تعداد میں پولش کمیونٹی کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ ان کی مادری زبان پولش ہے لیکن وہ اللہ کے فضل سے انگریزی، جرمن اور چیک زبانوں میں بھی مہارت رکھتی ہیں اور متعدد کتابوں کا ترجمہ کر چکی ہیں۔ انہوں نے چیک زبان میں Woman in Islam اور Jesus in India کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پولش احمدی بہن کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جمہوریہ چیک میں دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں سرگرمی لائیں۔ اپنے رابطے وسیع کریں اور مقامی احمدیوں کی تعداد میں اضافہ کریں۔ حضور انور نے ان کو فرمایا کہ **میں آپ کو جمہوریہ چیک (Czech Republic) میں جماعت کا مشنری مقرر کرتا ہوں۔** حضور انور نے ان کو اور ان کے شوہر کو "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کی انگوٹھیاں حضرت اقدس مسیح موعود ﷺ کی انگوٹھی سے مس کر کے عطا فرمائیں اور ان کے دونوں بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿✿

انعامی مقالہ نظارت تعلیم

برائے تعلیمی سال 2009-2010

سال ۲۰۰۹ء کو United Nations of Organisation نے Year of Astronomy قرار دیا ہے۔ اسی طرح International Astronomical Union (IAU) اور UNESCO بھی سال ۲۰۰۹ء کو علم فلکیات کے طور پر منا رہی ہیں۔ اصل میں عظیم سائنس دان گلیلیو گلیلی کی ۱۶۰۹ء میں جیسم دوربین تیار کرنے کی کامیابی اور اس دوربین کے ذریعہ ہونے والی دریافتوں کو منظر عام پر لانے کے لئے چار سو سالہ جشن منایا جا رہا ہے تاکہ اس علم کو عوام تک پہنچایا جائے اور نئی آنے والی نسل کو فلکیات کے علم کو حاصل کرنے کے لئے زور دیا جائے۔ گلیلیو نے کئی اہم دریافتیں کیں۔ جس میں زمین کی گردش اور دیگر سیارے سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں اس نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

Astronomy بنیادی سائنس کے مضامین میں سے ایک اہم مضمون ہے۔ جو ابتداء سے انسانی ذہن کی تربیت اور ترقی کے لئے اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ آج سے سو سال قبل ہمیں صرف اپنی Milky Wey (کہکشاں) کے بارے علم تھا۔ لیکن آج ہمیں علم ہو گیا ہے کہ لاکھوں کہکشائیں ہماری کائنات میں موجود ہیں۔ اس علم میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے بار بار یتفکرون فی خلق السموٰت والارض کے الفاظ سے انسان کو زمین اور آسمان کی پیدائش کے بارے غور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن مجید علم فلکیات سے بھرا پڑا ہے۔ Maurice Bucaille نے اپنی کتاب بنام The Bible, The Quran and Science میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔

سال ۲۰۰۹ء کے لئے نظارت نے اس پس منظر کے پیش نظر مقالہ کا درج ذیل عنوان تجویز کیا ہے۔

"۲۰۰۹ء عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کے مضمون کو عظیم دین"

"2009 As International Year of Astronomy And the Great Contribution of the Holy Quran to the Subject of the Astronomy"

تمام احباب سے یہ خصوصی گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو قرآن مجید میں بیان فرمودہ فلکیات سے متعلق مضامین کو پڑھ کر اس مقالہ نویسی میں شرکت کی تحریک کریں۔ نیز قرآنی علوم کا ذکر اس عالمی فلکیات کے سال میں دوسری اقوام تک پہنچائیں اور اپنا تبلیغی فریضہ بھی سرانجام دیں۔ اس مضمون کی تیاری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔

☆......مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆......اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ پہلے حصہ میں گلیلیو کی سائنسی دریافتوں کے بارے ذکر کر کے اس سائنسدان کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ جس کے 25 نمبر ہیں۔ دوسرا حصہ قرآن اور علم فلکیات کے بارے میں لکھا جائے۔ جس کے لئے 75 نمبرات رکھے گئے ہیں۔ لہٰذا مضمون لکھتے وقت اس Guide Line کو مدنظر رکھا جائے۔

☆......مقالہ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆......مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ حوالہ دیتے وقت متعلقہ ضروری حصہ کی فوٹو کاپی مقالہ کے ساتھ پیش کرنی ہوگی۔

☆......مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆......مقالہ لکھتے وقت سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆......مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆......مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆......اس مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

انعام اوّل	انعام دوم	انعام سوم
5000/-	4000/-	3000/-

مقالہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۹ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 18152:: مَیں محمد گوہر احمد ولد محمد منصور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ بی بی بازار ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد محمد گوہر احمد　　گواہ محمود احمد خادم

وصیت 18153:: مَیں محمد عبدالرفیع ولد محمد عبدالرحمٰن مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بمقام فلک نما 360 گز زمین بھائیوں میں مشترکہ ہے جب بھی تقسیم ہوگی اس کا حصہ جائیداد ادا کر دیا جائے گا۔ اس کی موجودہ قیمت اندازاً 300000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد گنائی　　العبد محمد عبدالرفیع　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18154:: مَیں محمد احمد اللہ مدراسی ولد محمد عزیز اللہ نوجوان قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ وجے نگر ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں تجارت کرتا ہوں اس کے لئے دو لاکھ روپئے لگائے ہوئے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد محمد احمد اللہ مدراسی　　گواہ محمد اسماعیل طاہر

وصیت 18155:: میں سعید الدین مبشر ولد محمد عظیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ لال ٹیکری ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد سعید الدین مبشر　　گواہ محمد اسماعیل طاہر

وصیت 18156:: میں محمد توصیف الدین مہیب ولد محمد ظہیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ ریڈ ہلز ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد محمد توصیف الدین مہیب　　گواہ محمد اسماعیل طاہر

وصیت 18157:: میں کلیم احمد ولد محمد یوسف مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اراضی 50 گز موقوعہ چنتہ کنٹہ ڈسٹرکٹ محبوب نگر (آندھرا)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد گنائی　　العبد کلیم احمد　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18158:: میں امۃ القدوس زوجہ کلیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 5125 روپئے۔ سونے یا چاندی کا کوئی زیور نہیں ہے۔ والدین کے ترکہ میں سے 20000 روپئے دینا طے پایا ہے جو میرے بھائی عبدالحفیظ صاحب مستقبل میں ادا کریں گے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کلیم احمد　　الامۃ امۃ القدوس　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18159:: میں بشارت احمد ولد مرحوم محمود علی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک مکان نمبر 18-2-888/10/256 بمقام فلک نما غلام مرتضٰی چھاؤنی حیدرآباد رقبہ 100 مربع گز قیمت اندازاً 200000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد گنائی　　العبد بشارت احمد　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18160:: مَیں عطیہ بیگم زوجہ بشارت احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر کے عوض طلائی زیور دیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہ　　**کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

طلائی زیورات 22 کیرٹ اندازاً قیمت 20000 روپئے۔ وزن 20 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد گنائی　　　الامۃ عطیہ بیگم　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18161:: احمد عبدالستار ولد احمد عبداللہ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 11000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ احمد احیاءالدین　　　العبد احمد عبدالستار　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18162:: میں نذیر احمد ولد محمد علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 78 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 4600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مسعود احمد　　　العبد نذیر احمد　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18163:: میں محمد منہاج الدین ولد محمد عبدالسمیع مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما (کیشوگیری) ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مسعود احمد　　　العبد محمد منہاج الدین　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18164:: میں نصرت خانم زوجہ محمد منہاج الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ کیشوگیری ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 10000 روپئے۔ طلائی زیور 15 گرام 22 کیرٹ جس کی قیمت اندازاً 15000 روپئے۔ چاندی کی چین 100 گرام قیمت اندازاً 1200 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد منہاج الدین　　　الامۃ نصرت خانم　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18165:: میں فاتح الدین احمد تقی ولد بشیر الدین احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والدین کی طرف سے ترکہ میں نقد رقم 27000 روپئے۔ ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی خریدونگا مطلع کرونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مسعود احمد　　　العبد فاتح الدین احمد تقی　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18166:: میں سلمیٰ جاوید خان ولد لطیف احمد خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7050 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مسعود احمد　　　الامۃ سلمیٰ جاوید خان　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18167:: میں وحید احمد شرق ولد رشید احمد شرق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　　العبد وحید احمد شرق　　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18168: میں منور احمد غوری ولد محمود غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　　العبد منور احمد غوری　　　گواہ احمد عبدالحکیم

☆☆☆☆☆☆

ارشاد نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 Thursday 23th April 2009 Issue No. 17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اگر حقیقی رنگ میں خدا کے فرمان وھو یدرک الابصار سے فیض پانا ھے تو اپنے دلوں کو پاک کرنا ضروری ھے

بصارتیں اور بصیرتیں اس کو پا نہیں سکتیں اور وہ ان کے انتہا کو جانتا ہے اور ان پر غالب ہے

ان دنوں ہندوستان میں ملکی انتخابات ہو رہے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سامنے لائے جو انصاف کرنے والے ہوں اور اپنے شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷/اپریل ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن-یوکے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی صفت لطیف کے حوالے سے خطبہ ارشاد فرمایا: اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مشہور لغات عربی سے صفت لطیف کے معانی بیان فرمائے۔حضور نے فرمایا لطیف وہ ہے جو لطف ومہربانی کرنے والا ہو اپنے بندوں سے حسن سلوک کرنے والا ہو اور باریک در باریک اور مخفی در مخفی امور جاننے والا ہو اسی طرح اعمال کی توفیق دینے والا گناہوں سے بچانے والا اور ملاطفت کا سلوک کرنے والا ہو۔

حضور نے فرمایا بعض نے کہا ہے کہ لطیف سے مراد وہ ہے جو اپنے بندوں کی خوبیاں شائع کرتا ہے اور ان کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اس طرح لطیف اس ہستی کو بھی کہتے ہیں جو تھوڑی قربانی کو قبول کرتا ہے لیکن بدلہ عظیم دیتا ہے اسی طرح لطیف وہ ہے جو اس کے کام سنوارے جس کے سب کام ٹوٹ اور بکھر گئے ہوں۔لطیف اسے بھی کہتے ہیں جو نافرمانی کرنے والے کی گرفت کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: **لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔** (الانعام:۱۰۴) یعنی آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں بصارتیں اور بصیرتیں اس کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتیں اور اس کو ہر یک نظر اور فکر کی حدود معلوم ہیں یعنی خدا کی تلاش میں اگر یہ کوشش ہو کہ وہ ہمیں نظر آ جائے تو فرمایا کہ وہ لطیف ہے وہ نظر نہیں آتا ہاں جس پر پڑتا ہے اس کو روشن کر دیتا ہے کہ وہ اللہ کے نشانات کو ظاہر کرنے والا بن جاتا ہے اور یہ نور انبیاء علیھم السلام کو ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نور ملا لیکن جو آنکھوں کے اندھے تھے جن کی بصارتیں اور بصیرتیں کمزور تھیں وہ آپ کے فیض سے محروم رہے پس خدا کے نور کو حاصل کرنے کے لئے دنیوی عقل تعلیم بادشاہت و وجاہت کی ضرورت نہیں بلکہ خدا جو بڑا باریک بین ہے وہ اس بات سے باخبر ہے کہ اس کے نور کی تلاش کرنے کے لئے کس کی چاہت حقیقی ہے تو وہ خود ایسے سامان کر دیتا ہے کہ وہ نور اور روشنی جو انبیاء علیھم السلام لاتے ہیں اسے نظر آ جاتا ہے چاہے دنیوی لحاظ سے وہ شخص کوئی بھی حیثیت نہ رکھنے والا ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے متعلق فرماتے ہیں۔

نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اِک نور تھے

اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے فرمایا ہے

آج ان نوروں کا اِک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

پس آج بھی **وھو یدرک الابصار** ان کو عطا ہوگا جو اپنے دلوں کو پاک کرتے ہیں اور حقیقی رنگ میں اللہ کو پانا چاہتے ہیں وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کو قبول کرتے ہیں اور جنہیں حقیقی توحید کی پہچان ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ کی ذات تو مخفی در مخفی اور غیب در غیب اور وراء الوراء ہے اور کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کر سکتی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔**لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار** یعنی بصارتیں اور بصیرتیں اس کو پا نہیں سکتیں اور وہ ان کے انتہا کو جانتا ہے اور ان پر غالب ہے۔پس اس کی توحید محض عقل کے ذریعہ سے غیر ممکن ہے کیونکہ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کرتا ہے۔یعنی بتوں یا انسانوں یا سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے دستکش ہوتا ہے ایسا ہی انفسی باطل معبودوں سے پرہیز کرے یعنی اپنی روحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور ان کے ذریعہ سے عجب کی بلا میں گرفتار ہونے سے اپنے تئیں بچاوے پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ بجز ترک خودی اور رسولوں کا دامن پکڑنے کے توحید کامل حاصل نہیں ہو سکتی اور جو شخص اپنی کسی قوت کو شریک باری ٹھہراتا ہے وہ کیونکر موحد کہلا سکتا ہے۔“

پس پہلے جھوٹے معبودوں کو باہر نکالے تو حقیقی توحید مل سکتی ہے کسی کو یہ زعم ہو کہ مسلمان بھی ہیں علم بھی رکھنے والے ہیں اور ایک قوم ان کے پیچھے ہے تو ان کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ ان سب باتوں کے پیچھے ایک چھپا ہوا تکبر ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی کام سرے نہیں چڑھ سکتا۔چاہے خدا کے نام پر کتنا ہی عدل قائم کرنے کے دعوے کریں اور شریعت قائم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ دلوں میں مخفی بتوں نے قبضہ جمایا ہوا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے خدا کے مامور کا انکار کیا ہوا ہے۔پس اگر حقیقی رنگ میں خدا کے فرمان وھو یدرک الابصار سے فیض پانا ہے تو اپنے دلوں کو پاک کرنا ضروری ہے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوالَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْجَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔(یوسف:۱۰۱) ترجمہ اور اس نے اپنے والدین کو عزت کے ساتھ تخت پر بٹھایا اور وہ سب اس کی خاطر سجدہ ریز ہو گئے اور اس نے کہا اے میرے باپ یہ تعبیر تھی میری پہلے سے دیکھی ہوئی رؤیا کی میرے رب نے اسے یقیناً سچ کر دکھایا اور مجھ پر بہت احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں صحرا سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان رخنہ ڈال دیا تھا یقیناً میرا رب جس کے لئے چاہے بہت لطف واحسان کرنے والا ہے بے شک وہی دائمی علم رکھنے والا اور بہت حکمت والا ہے فرمایا یہ آیت سورہ یوسف کی ہے اس میں حضرت یوسف علیہ السلام پر صفت لطیف کے تحت اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ذکر ہے کہ کس طرح آپ کے پاک دل کی وجہ سے بچپن سے خدا نے آپ کو رؤیا صادقہ دکھائیں اور پھر جبکہ یہ خاندان اکٹھا ہوا تو بچپن کی رؤیا آپ کو یاد آ گئی کہ کس طرح خدا نے آپ کی حفاظت فرمائی اور دنیوی لحاظ سے آپ کو اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا اور صفت لطیف کے تحت قربانی کا بے انتہا اجر دیا نہ صرف حضرت یوسف علیہ السلام کی قربانی کا بلکہ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی قربانی کا پھل بھی عطا فرمایا اور کس طرح خدا نے تکالیف سے نکالا اور مقرب باپ بیٹے کی وجہ سے باقی بیٹوں کی اصلاح کے سامان پیدا کرئے۔فرمایا اس سے یہ مضمون بھی نکلتا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دعاؤں سے اصلاح کے راستے نکلتے ہیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے لئے بہت دعائیں کیں اور آج ہمیں بھی امت مسلمہ کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ خدا کا نور ان کی بصارتوں تک پہنچے اسی طرح سورہ الحج آیت ۶۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **الم تری ان اللہ انزل من السماء ماء فتصبح الارض مخضرۃ ان اللہ لطیف خبیر** یعنی کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے یقیناً اللہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس صفت کے تحت یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ زمینی اور روحانی زندگی کے لئے پانی نہایت ضروری ہے جس طرح بارش کا پانی اترتا ہے اور زمین کو سرسبز کرتا ہے اسی طرح روحانی پانی بھی جب زمین پر اترتا ہے تو لوگوں کے لئے روحانیت پیدا کرنے کا سامان کرتا ہے اور جس طرح زمینی پانی سے چٹانیں اور بنجر علاقے فائدہ نہیں اٹھاتے اس طرح روحانی پانی سے بھی وہ لوگ فیض حاصل نہیں کر سکتے جو صاف دل نہ ہوں اس دور میں خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی پانی اتارا ہے تا کہ آپ اس ہدایت اور نور کو دنیا میں پھیلائیں جو قرآن مجید کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ آج کل پاکستان میں ایک تو عمومی حالات خراب ہیں دوسرے احمدیوں کو بھی وہاں آئے دن نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔فرمایا گذشتہ دنوں چار چھوٹی عمر کے بچوں کو ایک بھیانک قسم کے الزام میں پکڑا گیا جس سے رہائی کی تا حال کوئی صورت نہیں۔فرمایا بعض بہت خطرناک سازشیں جماعت کے خلاف ہو رہی ہیں جس میں حکومت بھی شامل ہے تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے فتنوں اور شرارتوں سے بچائے اور ان کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

اسی طرح ہندوستان اور انڈونیشیا میں بھی مخالفت ہو رہی ہے یہاں کے احمدیوں کے لئے بھی حضور نے دعا کی تحریک کی نیز فرمایا ان دنوں ہندوستان میں ملکی انتخابات ہو رہے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سامنے لائے جو انصاف کرنے والے ہوں اور اپنے شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆